(رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۰۶)

یہدی اللہ لنورہ من یشاء

نور

۱۵ جنوری ۱۹۱۲ع

مقاصد

اسلام کی خوبیوں اور اس کی برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت بیان کرنا ❖ ❖ ❖

(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا ❖ ❖

(۳) الزامات کے گرد و غبار کو اسلام کے منیر چہرہ سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا

(۴) تاج برطانیہ کی خیرخواہی سکھ قوم میں باوا نانک رح جی کی تعلیم کا پرچار کرنا

ضوابط

(۱) یہ پرچہ مہینے میں دو دفعہ شائع ہوتا ہے۔

(۲) عام قیمت سالانہ ۱ؔ۔ ششماہی عہ؍ واعظان اور طلباء سے ایک روپیہ پیشگی

(۳) امرائے عظام سے امتیازی قیمت پانچ روپیہ سالانہ جو کچھ عطا کریں وہ عطیہ تصور ہوگا۔ اور ایسے حضرات کے اسمائے گرامی سرپرستان اخبار ہذا کی فہرست میں درج ہونگے ❖ ❖ ❖

KHILAFAT LIBRARY

نمبر ۷ و ۸ | ایڈیٹر شیخ محمد یوسف (نومسلم) سابق سورن سنگھ کمار وووان | جلد ۳

زنبیل

عثمانی خبر رساں کمپنی کے خاص نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ چند خفیف معرکوں کے بعد مسجد قنلوم کے قریب ایک سخت معرکہ ہوا جس میں اٹلی والے پسپا ہوئے۔ اور منجملہ دیگر کثیر اسباب کے ۴ توپیں بھی ترکوں کے ہاتھ آئیں۔ ۶۰۰ کی تعداد روزانہ بڑھتی جاتی ہے۔

مضافات درنہ میں اٹلی والوں کو ایسی شکست فاش ہوئی ہے جسکو ان مقامات کے متعلق فیصلہ کن معرکہ سمجھنا چاہئے۔

طرابلس سے قسطنطنیہ خبر آئی کہ ۲۴ گھنٹہ کے اندر اندر اطالوی فوجوں پر عثمانیوں نے پانچ چھاپے مارے۔ اور ہر بار کچھ نہ کچھ کامیابی حاصل کی بہت سے توپ کے گولے عثمانیوں کے ہاتھ آئے۔ اور میگزین کا میگزین بھی اُن کے ہاتھ لگا۔ دشمن کو اس نقصان کے علاوہ ایک اور نقصان بھی اُٹھانا پڑا کہ جسوقت عثمانی توپخانہ گولہ باری کر رہا تھا ایک گولہ اطالوی میگزین پر پڑا۔ اور وہ آگ لیکر سب اُڑ گیا۔

بقول اطالیان ۲۵ دسمبر کے معرکہ بنغازی میں پانسو ترک ۶۰۰ شہید و مجروح ہوئے جن میں ان کے کئی سرگروہان بھی شامل تھے۔ اگر اسے سچ مان لیا جائے تو اطالوی ضرور پانچہزار تہ تیغ ہوئے ہونگے۔ اور اسی لئے اپنے نقصانات کا اندازہ بتلانے کی ہمت نہیں پڑی۔ اٹلی دنیا کو احمق سمجھنے کی حماقت کب تک نہ چھوڑیگی ❖

ایران۔ ۲۱۔ دسمبر کا معرکہ تبریز نہایت شدید تھا۔ ایرانی فدائیوں نے بازاروں میں اور چھتوں پر سے روسیوں پر حملہ کیا۔ چنانچہ بموقعہ باغ شمال روسیوں کو توپخانہ کی مدد سے ان کا حملہ پسپا کرنا پڑا۔ روسی باشندے قونصل خانے میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ جب تک کمک معہ توپخانہ نہ آگئی اُس کے آنے پر قلعہ پر جس میں زیادہ فدائی جمع ہو گئے تھے سخت گولہ باری کی بقول روسیان ان کے مقتولین کی لاشوں کو فدائیوں نے سخت بیحرمت کیا۔

(ایران) ۲۸۔ دسمبر جن ہندوستانی سواروں پر حال میں دو دفعہ حملہ کیا گیا تھا اُن کی تعداد اکیس تھی جن میں سے ۲ ہلاک اور ۷ مجروح ہوئے۔ اور دو کا کچھ پتہ نہیں اب وہ مقام کرون میں ایک موقع پر جمع ہوئے ہیں اور کرنل ڈگلس ڈیڑھ سو سوار لیکر اُن کی مدد کو جا رہے ہیں۔ قونصل سمارٹ جو پیچھے رہ گئے تھے کرون سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ایک کارواں سرائے میں زخمی پڑے ہیں۔

(لندن ۳۰ دسمبر) ایران۔ مقام کسرون کے قریب مسٹر سمارٹ کو بہت خفیف زخم لگا تھا اس معرکہ کی تفصیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ دوسرے حملہ میں انگریزوں کے ۵ سوار ہلاک اور ۱۰ مجروح اور ۱۴ گھوڑے ہلاک اور ۱۲ مجروح ہوئے۔ سپاہیوں کو آٹھ میل تک لڑتے لڑتے پیچھے ہٹنا پڑا۔ کیونکہ آٹھ سو اہل قبائل جدید ترین میگزین رائفلوں سے تشباری کر رہے تھے۔ مسٹر سمارٹ بیخبری میں گھوڑے سے گر پڑے۔

مراکو۔ شجاعان مراکش شمالی ساحل پر ہسپانوی اعتصاب کو روکنے میں بدستور سرگرم پیکار ہیں

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپکر شیخ محمد یوسف کیلئے قادیان سے شائع ہوا۔

نور بکڈپو کی نہایت ہی مفید کتابیں

سوانح عمری حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ

یہ اس ولی اللہ کی سوانح عمری ہے جس نے سنہ ۱۴۶۹ء میں جبکہ نہ صرف پنجاب بلکہ تمام ہندوستان پر ظلمت کے گھٹاٹوپ بادل چھائے ہوئے تھے۔ ایسے دھندوکارہ میں ہندوؤں کے گھر پیدا ہوکر ہندوؤں کے تمام عقائد باطلہ کا کھنڈن کرکے **لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کا نعرہ بلند کیا۔ اس سوانح عمری کے تمام حوالے سکھ صاحبان کے گرنتھ اور اُن کی معتبر پستکوں سے لئے گئے ہیں۔ یہ سوانح عمری قطعی محققانہ اور مورخانہ پیرایہ میں لکھی گئی ہے۔ ۱۰۰ صفحہ کی کتاب ہے۔ چھپائی اعلیٰ کاغذ نہایت نفیس قیمت ۸ر اس وقت صرف پچاس جلدیں ہمارے پاس رہگئی ہیں بہت جلد خریدیں۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔

سومنگلا

ایک مذہبی دلچسپ اور پُرلطف ناول جس میں روح اور مادہ کی ازلیت اور ابدیت کا کھنڈن۔ رد تناسخ تناسخ کی لغویت۔ تناسخ کی خوفناک برائیاں تناسخ کے شرمناک نتائج کو ایسے کمال اور دلسوز پیرایہ میں دکھلایا گیا ہے جسکو پڑھکر سنگدل سے سنگدل انسان کی آنکھوں میں بھی آنسو ڈبڈبا آتے ہیں۔ طرز تحریر ایسا دلربا کہ ایک پرائمری کا طالب علم بھی لے کر بیٹھے تو بغیر ختم کئے چین نہ آئے قیمت صرف ۲۰ر بہت تھوڑی جلدیں باقی رہگئی ہیں۔ باقی سب ہاتھوں ہاتھ اڑ گئیں۔ بہت جلد خریدیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔

آریہ دھرم کا فوٹو

جس میں آریہ سماج کی کل کی کل مستند کتابوں کے حوالوں سے آریہ دھرم کا ہو بہو فوٹو کھینچ کر دکھلایا گیا ہے اس آریہ مذہب کی عکسی تصویر کی صفائی کو دیکھ کر آریہ سماج کل کے کل اخبار نویس اور مذہبی پرچارک بھی لوٹ پوٹ ہوگئے قیمت ۴ر پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگیا صرف ۵۰ جلدیں باقی رہگئی ہیں۔

آریہ دھرم کا پول

جو در حقیقت اسم بامسمیٰ کتاب ہے اور جس کی خوبی صرف پڑھنے پر ہی منحصر ہے قیمت صرف ار

معیار صداقت
(دھرم کی کسوٹی)

جس میں آریہ سماج کے مشہور پرچارک سوامی درشنانند کے چودہ سوالات کے جواب دیئے گئے ہیں۔ جوابات ایسے محققانہ رنگ میں ہیں کہ خود سوامی درشنانند بھی پڑھکر دم بخود ہوگئے۔ اصلی قیمت ار رعائتی ۱۰ر

جھوک مہدی والی

مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی پنجابی نظم میں نہایت عجب کتاب ہے۔ پنجابی بولنے والے لوگوں میں تبلیغ سلسلہ احمدیہ کے لئے نہایت ہی مفید ہے قیمت صرف ۹ پائی۔

گوشت خوری

یہ ایک مدلل رسالہ ہے جو منشی برکت علی صاحب شملوی نے چھپوایا ہے گوشت کھانے کو عقلی و نقلی طور سے آریوں کے مقابلہ میں جائز ثابت کیا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی اعلیٰ قیمت صرف ۲۰ر

مذکورہ بالا تمام کتابیں دفتر "نور" قادیان سے ملتی ہیں۔

ثبوت واجب الوجود

ہستی باری تعالیٰ پر ایک دہریہ کے سخت اعتراضوں کا بدلائل عقلی نہایت لطیف فلسفیانہ و منطقیانہ عام فہم سلیس اردو میں بحوالہ قانون قدرت نرالی طرز کا دلچسپ جواب جو مقبول عام ہوا ہے اصلی قیمت صرف ۸ر

تدبیر

اس وہم کو ملک سے دور کرنے کے لئے کہ تدبیر اور کوشش و ہمت سے کچھ نہیں ہوسکتا ہے بحث تدبیر و تقدیر و توکل کو لبطور ناول سوال و جواب کے سلیس اُردو میں لکھا ہے اور جملہ اعتراضات جو اس ادق مسئلہ میں پیدا ہوتے ہیں بطریق فلسفیانہ حل کرکے فوائد تدبیر و نقصانات چھوڑنے تدبیر کو مدلل اور دلچسپ پیرایہ میں دکھایا ہے۔ اور بحث نہایت عجیب قابل دید ہے۔ اصلی قیمت ۱۰ر دفتر اخبار نور قادیان

بھارت برکش

نخل اسلام دھرمپال کا (جس نے اسلام و بانی اسلام پر محض جھوٹے و ناپاک الزام لگاکر اہل اسلام کی سخت توہین و دل آزاری کی ہے) محققانہ و مورخانہ دنداں شکن جواب جس کا ہر ایک مسلمان کے پاس ہونا نہایت ضروری ہے کیونکہ اس میں آریوں کے جملہ اعتراضوں کی کلتیاً تردید کی گئی ہے۔ اور کی جاسکتی ہے اور ویدوں میں جو عام طور پر تعلیم مخلوق پرستی کی موجود ہے اسکو صراحتاً ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۴ر

دفتر اخبار نور قادیان سے طلب کرو

مفت مفت مفت مفت

سکھدا ایک انجن

یہ سرمہ اسم بامسمیٰ مفصلہ ذیل امراض چشم کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ کچا موتیابند۔ رتوندہ۔ شبکوری (جسکو اوہ رتا یا رات اندھا بھی کہتے ہیں) گگرہ ضعف بصارت تاریکی چشم۔ جالا۔ غبار۔ پھولا۔ دھند۔ پانی جانا۔ ناخونہ۔ پڑوال نزلہ۔ سرخی۔ خارش۔ انجنہاری۔ اور سوجن وغیرہ بلکہ یہانتک تجربہ ہوچکا ہے کہ سالہا سال کے مریض جو اپنی بصارت کھو چکے تھے (یعنی صرف رات دن میں فرق کرسکتے تھے) اس سرمہ کے استعمال سے ایشور نے آنکھ پھر روشنی بخشی اور جدرد زدہ دکھتی ہوئی آنکھوں کو تو ایک منٹ میں آرام ہوجاتا ہے اور یہانتک

KHILAFAT LIBRARY

KHILAFAT LIBRARY

اے خدا مجھے آزمایش میں نہ ڈال

نمبر ۲

سرد ہوا کے جھونکے
شملہ میں ماہ جولائی کا موسم

کالکا سے چار یا پانچ میل بھی آگے گاڑی نہ جانے پائی ہوگی کہ سرد اور دلربا اور دلکش ہوا کے دلخوش کن جھونکوں نے مارچ اور اپریل کے موسم بہار کو یاد دلا دیا۔ اس سے پہلے جو میں ایک پتلا سا دیسی وضع کا کرتا اور سلوار پہنے ہوئے تھا مجھے کوٹ اور واسکٹ کی ضرورت محسوس ہوئی۔ مگر میرا جسم چونکہ شدت گرمی سے اُکتایا ہوا تھا اس لئے میں نے کوٹ اور واسکٹ وغیرہ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے صرف اُس ململ کے کرتے میں ہی سردی کی موج اُڑانی شروع کی اگرچہ میرے ہم سفر مجھے یہ کہتے تھے کہ آپ کوئی گرم کپڑا پہنیں مگر میں مستانہ ادا سے انھیں یہ جواب دیتا تھا ؎

آں چیز کہ شب ہا بدعا خواستمے
صد شکر کہ امروز میسر گشتہ

کالکا شملہ ریلوے میں یورپین دماغ کی صنعت کاری کے کرشمے

کالکا شملے ریلوے میں آج سے چند سال پہلے کسی کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ تھی کہ ایسے پہاڑی راستہ میں جس کی ایک چوٹی آسمان سے باتیں کر رہی ہے تو دوسری طرف کی غار تحت الثریٰ کی خبر لاتی ہے ریل چل سکیگی۔ اور پھر قدم قدم پر لائن کی گولائی گویا سانپ کنڈلیاں مارے جا رہا ہے یا کسی نازآفرین معشوق کی زلفیں ہیں جو قدم قدم پر کسی بیتاب عاشق کو جل دیکر پہاڑ کی کھو میں چھپ جاتی ہیں اور پھر قدم قدم پر ٹنل اور بعض ٹنل تو غالبًا ایک میل سے بھی زیادہ لمبائی میں ہونگے۔ خصوصًا بڑوک کا ٹنل کالکا سے شملہ کوئی ۶۴ میل ہوگا مگر راستہ میں ۱۰۳ ٹنل پڑتے ہیں۔ جوں جوں ریل شملہ کیطرف جاتی تھی توں توں پہاڑوں کا دلفریب سین اور خنکی کی موج بھی بڑھتی جاتی تھی۔ خصوصًا سولن کے سین نے تو ہمیں ایک گونہ حیرت میں ڈالدیا۔ اس کی ایک طرف تو تحت الثریٰ کی خبر لاتی تھی۔ اور دوسری طرف پہاڑی کی چوٹی آسمان سے باتیں کرتی تھی اور پھر اُس سر بفلک چوٹی پر سفید تمبو لگے ہوئے اور اس کے دائیں بائیں سبزہ زار اور دیودار کے بڑے بڑے مگر بالکل سیدھے درخت اور اس میں سرد ہوا کا فراٹے بھر بھر کر گذرنا ایک دفعہ اجنبی ناظر کو محو حیرت کر دیتا تھا۔ جو چوٹی پر سفید تمبو لگے ہوئے تھے وہ بباعث زیادہ اونچے ہونے کے سٹیشن سے اسیطرح معلوم دیتے تھے جسطرح لق و دق جنگل۔ گیاہ اور سبزہ زار کی سب سے بلند ترین چوٹی پر کنول کے پھول ہیں۔ ان کی ظاہری شان و شوکت بتا رہی تھی کہ یہ کسی یورپین صاحب بہادر کی جائے رہائش ہے۔ زیادہ سے زیادہ دس منٹ ہی وہاں گاڑی ٹھہرنے پائی ہوگی کہ پھر گاڑی نے وسل دیا اور ہماری یاس کی نگاہوں نے اُس موثر سین کو حسرت کے ساتھ الوداع کہا

کالکا شملہ ریلوے میں جو سب سے زیادہ حیرت میں ڈالنے والی بات اور یورپین دماغ کی صنعت کاری کا کرشمہ پاؤگے وہ یہ ہے کہ بڑی بڑی بلند اور سر بفلک چوٹیاں جن کی ٹکر سے دالیوا (ہوا) اور میگھ (بادل) دیوتا جیسے جری اور شہ زور کا دم خشک ہوتا تھا مگر شریمتی ریل دیوی کو انھوں نے بھی بڑی خوشی سے راستہ دیدیا ہے۔ اور راستہ میں جو ایسی چوٹیاں آئی ہیں ان کو یورپین صنعت کاری نے اسطرح کاٹ کر نیچے پھینک دیا ہے جسطرح کوئی فاتح جرنیل اپنا راستہ بنانے کے لئے دشمن کے سروں کو قلم کرتا جاتا ہے۔ اور جس جگہ دیکھا کہ بعض سنگلاخ اور سر بفلک اور سخت چوٹیوں کا سر توڑنا ذرا مشکل ہے وہاں ان متکبر چوٹیوں کا پیٹ پھاڑ کر آر پار راستہ بنالیا۔ اگر یہ کالکا شملہ ریلوے لائن ہندوستان کے پراچین زمانہ کی ساخت ہوتی تو آج کوئی بھی اہل ہند اسبات کو باور نہ کرتا کہ یہ حضرت انسان کی دماغی طاقت کا نتیجہ ہے بلکہ ساکنان ہند کی افسانہ پسند طبیعتیں یہ کہنے پر مجبور ہوتیں کہ یہ دیو اور پریوں کی شہ زوری کا نتیجہ ہے۔ سنا گیا ہے کہ تین کروڑ روپیہ جی مہاراج کی بھینٹ (نذرانہ) سے شریمتی ریل دیوی کو شملہ جی مہاراج کے درشن نصیب ہوئے ہیں۔

ایڈیٹر نور شملہ کی بلند چوٹی پر

چونکہ شملہ لائن پر ریل بہت آہستہ آہستہ چلتی ہے اس لئے ۸ بجے صبح کے روانہ ہوئے ہوئے تقریبًا ۲ بجے شملہ پہنچے۔

آگے میرے بزرگ بھائی مولوی عمرالدین صاحب سٹیشن پر موجود تھے۔ جو مجھے دیکھ کر باغ باغ ہوگئے۔ اُنھوں نے فورًا میرا اسباب گاڑی سے اُتروا لیا اور قلی سے اُٹھوا کر سیدھے انجمن احمدیہ شملہ کے مکان پر لے گئے۔ وہاں جا کر میں سب سے پہلے شملہ کے ٹھنڈے پانی سے نہایا۔ اگرچہ جناب مولوی عمرالدین صاحب نے مجھے کہا کہ شملہ میں ٹھنڈے پانی کے نہانے سے آدمی بیمار ہوجاتا ہے ذرا دس منٹ ٹھہریں ابھی گرم ہوجاویگا۔ چونکہ میں وطن کی شدید گرمی سے ستا ہوا تھا چنداں پرواہ نہ کی۔ اور فورًا غسل خانہ میں جا کر ٹھنڈے پانی سے (جو وطن کے پوس اور ماگھ کے ٹھنڈے پانی سے کسیطرح بھی کم ٹھنڈا نہ ہوگا) خوب دل کھول کر غسل کیا۔ اور کپڑے بدلے میرے کپڑے بدلنے تک میرے بزرگ

بھائی مولوی عمر الدین کھانا لیکر آگئے۔ کھانا مزے سے کھایا وہ جمعہ کا روز تھا اس لئے کوئی ایک بجے کے لگ بھگ دوست اور احباب آنے شروع ہوگئے۔ اس موقع پر یہ ذکر کر دینا بھی خالی از مطلب نہیں ہوگا کہ شملہ کی مستعد جماعت نے اپنے ہفتہ وار اجلاس کرنے کے لئے اور نمازیں اور خصوصاً جمعہ کی نماز باقاعدہ ادا کرنے کے واسطے ایک مکان تقریباً بیکصد روپیہ سالانہ کرایہ پر لے رکھا ہے جس میں آیا گیا مہمان بھی رہ سکتا ہے بہرحال اس مختصر سے مکان کو مسجد احمدیہ سمجھنا چاہیئے ۱½ بجے تک جمعہ پڑھنے کے لئے قریب قریب کل کے کل دوست جمع ہوگئے اور باقاعدہ خطبہ کے بعد جمعہ پڑھا گیا۔ اور جمعہ پڑھنے کے بعد ہر ایک دوست اپنی اپنی جگہ چلا گیا۔ یہ بات بھی نظر انداز کرنے کے قابل نہیں ہے کہ مسجد احمدیہ شملہ سے احمدیہ بھائیوں کے مکان مختلف جگہوں پر واقع ہیں کوئی ایک میل کے فاصلہ پر ہے تو دوسرا دو میل کے اور چونکہ وہاں کے رہنے والے ملازمت پیشہ لوگ ہیں جو جمعہ کے روز اپنے دفتروں میں ڈیوٹی پر ہوتے ہیں مگر وہ جمعہ کے روز سب کام چھوڑ کر نماز جمعہ میں شریک ہو جاتے ہیں اور شملہ میں عموماً بارش وغیرہ اکثر ہوتی رہتی ہے مگر یہ دوست نہ تو اپنی ملازمت کو مقدم سمجھتے ہیں اور نہ بارش سے گھبراتے ہیں بلکہ نماز جمعہ کو سب کاموں سے مقدم کرتے ہیں جس کے لئے میں ان دوستوں کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا*

انجمن احمدیہ شملہ کے ہفتہ وار اجلاس

میں اس امر کے اظہار کے لئے کوئی باک نہیں پاتا کہ انجمن احمدیہ شملہ بحیثیت ایک کارکن باڈی ہونے کے انجمن احمدیہ کے مفصلات کی انجمنوں میں ایک چمکتا ہوا تارا ہے۔ ہر اتوار کو جلسہ ہوتا ہے۔ جس میں ضروری امور پر نہایت فراخدلی سے ڈسکس ہوتی ہے اور آخر حاضرین میں سے کوئی صاحب قرآن شریف کا رکوع پڑھ کر درس دیتا ہے۔ سب سے بڑھ کر جو خاص بلکہ خاص الخاص خوبی میں نے انجمن احمدیہ شملہ میں دیکھی وہ یہ کہ وہاں بڑے چھوٹے کالے گورے کی کوئی تفریق نہیں۔ ہر ایک بھائی نہایت آزادی اور فراخدلی کے ساتھ اپنے مافی الضمیر کو ظاہر کر سکتا ہے۔ کئی دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ سکرٹری صاحب نے کوئی بات پیش کی مگر دوسرے بھائی نے نہایت جرأت اور دلیری کے ساتھ اپنا اظہار رائے کیا تو سکرٹری صاحب (جناب بابو برکت علی صاحب جو ایک صالح نوجوان ہیں) نے نہایت دریادلی کے ساتھ اس کی بات کو سنا اور اگر اس کی بات میں ذرا بھی وزن اور خوبی دیکھی تو نہایت خوشی سے اپنی رائے کو واپس لے لیا۔ وہاں آدمیوں کے لئے آسامیاں نہیں تلاش کیجاتیں بلکہ آسامیوں کے لئے آدمی مہیا کئے جاتے ہیں۔ جو کسی کام کی سرانجام دہی کے لئے ایک کامیاب راہ ہے جس کے لئے میں انجمن احمدیہ شملہ کو مبارکباد دئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ سکرٹری انجمن احمدیہ شملہ جس ایثار نفسی کے ساتھ کام کر رہے ہیں وہ میری تصدیق کا محتاج نہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

انجمن احمدیہ شملہ کا سالانہ جلسہ

بھی میری حاضری میں ہی ہوا۔ سکرٹری صاحب رات کے بارہ بارہ بجے تک اس جلسہ کی طیاری میں مشغول رہتے تھے جلسہ کے کام میں بعض اوقات اس قدر غرق رہتے کہ کھانا کھانے کی بھی فرصت نہ ملتی چونکہ اس جلسہ کی مفصل روئداد بدر میں چھپ چکی ہے اس لئے اس پر وضاحت کے ساتھ یہاں لکھنا کوئی چنداں ضروری نہیں۔ مگر پھر بھی میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ انجمن احمدیہ شملہ اسقدر بارسوخ ہے کہ عین جلسہ کے پنڈال میں ایک معزز مسلمان غیر احمدی بی۔ اے ایل۔ ایل بی پلیڈر نے عام مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے یہ کہا کہ اے

لوگو! اگر یہ لوگ کافر ہیں تو پھر مسلمان کون ہوگا؟

کہنے کو تو یہ فقرہ ایک منٹ میں ہی ختم ہو گیا۔ مگر اس صداقت کے نعرہ سے تمام فضا کے بہری لوز ایمان سے تمتما اُٹھے۔ بہرحال انجمن احمدیہ شملہ کے جلسہ کی یہ ایک نمایاں فتح ہے۔ جو اوروں کے لئے باعث رشک ہونی چاہیئے مگر ایک بات کے لئے میں کچھ جھینپتا بھی ہوں۔ مگر رک بھی نہیں سکتا۔ وہ یہ کہ ہمارے اگر عام لیکچرار ان میں نہیں تو کم از کم خاص خاص میں تکلف حد سے زیادہ پایا جاتا ہے۔ وہ تھرڈ یا انٹر کلاس میں کالا مین کے ساتھ سفر کرنا مناسب نہیں سمجھتے حالانکہ ہمارا پیارا اسلام ہمیں سادگی کی ہدایت فرماتا ہے۔ میں ایسے فیشنیبل لیکچراروں کی خدمت میں یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اگر آپ لوگ تھرڈ یا انٹر میں سفر کرنا اپنے لئے کسر شان سمجھتے ہو تو یہ ایک آسان راہ ہے کہ انجمن سے انٹر کا کرایہ لے لیا اور اپنی گرہ سے اور دام لگا کر انٹر یا فسٹ میں سفر کر لیا۔ چلو چھٹی ہوئی فیشن کا فیشن بھی رہا اور قربانی کی قربانی بھی۔ جو ایک سکنڈ کلاس پسنجر کے لئے خرچ آتا ہے۔ اس سے انٹر کے تین واعظ بخوبی مہیا ہو سکتے ہیں۔ امید کہ فیشنبل لیکچرار آئندہ کے لئے یہ بات سوچ لینگے کہ ہمارے اس فیشن کو قائم رکھنے کے لئے کتنے روپیہ کا کشتہ ہوتا ہے اور اگر ہمیں اپنی گرہ سے دام دینے پڑیں تو ہم کس درجہ میں سفر کرنے کے لئے طیار ہیں

سنگھ سبھا شملہ کا جلسہ

بھی میری موجودگی میں ہوا۔ انجمن احمدیہ شملہ اور سنگھ سبھا شملہ کا جلسہ ایک ہی تاریخوں میں واقع تھے۔ میں سنگھ سبھا شملہ کے قریب سے گذر رہا تھا کہ ایک لیکچرار کی ہیبت ناک آواز سنکر ٹھہر گیا۔ اور چار پانچ معزز سکھ

میرے پاس آکر کہنے لگے کہ اندر چلکر بیٹھیں ۔ مگر میری طبیعت نے کسیطرح دھرمسالہ کے اندر بیٹھنا گوارا نہ کیا ۔ مگر اُن معزز سکھ دوستوں کو مصر پاکر میں نے یہ کہا کہ اب تو میں جاتا ہوں پھر کسی وقت حاضر ہونگا مگر اُنھوں نے یہ جواب سنکر مجبوراً یہ کہدیا کہ اگر آپ اندر بیٹھنا پسند نہیں کرتے تو باہر ہی کھڑے رہیں ۔ مگر جائیں نہیں ۔ خیر یہ جواب سُنکر میں پھر کھڑا ہوگیا ۔ میری ترکی ٹوپی کو دیکھ کر لیکچرار صاحب اور بھی زوروں پر ہوگئے ۔ اور مسلمانوں کے برخلاف خوب دل کھول کر اپنے دل کا بخار نکالا ۔ کہ مسلمانوں نے ہم پر ظلم کئے ۔ ستم ڈھائے ۔ غرضیکہ حاضرین کے جذبات کو اسقدر بھڑکایا کہ ان کے چہرے جوش سے تمتما اُٹھے یہ دیکھ کر مجھ سے صبر نہو سکا میں وہاں سے دوڑ کر سیدھا انجمن احمدیہ کے ناظم کے پاس پُہنچا اور عرض کیا کہ اسطرح سکھوں کا ایک معزز لیکچرار مسلمانوں کے برخلاف بُرا بھلا کہہ رہا ہے ۔ مناسب ہے کہ آپ اپنے جلسہ میں نہایت نرمی کے ساتھ اس کا جواب دیدیں ۔ کیونکہ مسلمانوں کے سکھ گوروں کے ساتھ روحانی تعلقات بہت ہی اچھے رہے ہیں ۔ دربار صاحب کا بنیادی پتھر گورو ارجن دیو صاحب نے حضرت میاں میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ سے رکھایا جب چندو لال نے گورو ارجن دیوجی مہاراج پر حد سے زیادہ ظلم و ستم کرنا شروع کیا تو اسوقت وقت میں اگر کوئی کام آیا تو ایک مسلمان فقیر ۔ پھر گورو کے گھر کے پروہت کی کارستانی سے جب گورو گوبند سنگھ جی مہاراج کے صاحبزادوں پر ظلم اور ستم ہونے لگا تو اسوقت اگر کسی نے سہارا دیا تو ایک مسلمان نواب نے ۔ گورو گوبند سنگھ جی جب پہاڑی راجوں کے ساتھ لڑائی میں مشغول تھے تو گوروجی نے اپنی غیر حاضری میں اگر کسی کو اپنے گھر کا معتمد اور مختار مقرر کیا تو پائندہ خاں پٹھان کو “ اگر میرے معزز دوست اپنے جلسہ میں اس امر پر روشنی ڈالدیتے تو غالباً اس سکھ لیکچرار کی طرار زبان سے جو کچھ مسلمانوں اور سکھوں میں آزردگی اور کشیدگی پھیل گئی تھی وہ بہت کچھ رفع ہو جاتی ۔ مگر خدا جلنے کیا وجہ ہمارے ایک دو دوستوں نے اسے کچھ ایسا پسند نہ کیا ۔ اور میں نے زیادہ زور اس لئے بھی اس بات پر نہ دیا کہ اس بات کا اثر میری ذات پر پڑیگا ۔ اور شاید پلیٹ فارم مجھے ویلکم کہنے کے لئے تیار ہو خیر یہ ایک نازک معاملہ ہے جسکو اخفاء سے اظہار میں لانا مناسب نہیں

KHILAFAT LIBRARY

شملہ میں ایک فرشتہ خصلت انسان

جس فرشتہ خصلت کا میں اب ذکر کرنے لگا ہوں میں یہ خوب جانتا ہوں کہ اس واجب الاحترام بھائی کو نہ تو تعریف کی پرواہ ہے اور نہ ہی مذمت کا خوف اس کی شان اور اس کا طرز عمل ایسے سطحی خیالات سے بالاتر ہے ۔ مگر جو میرے ذکر کرنیکا مطلب یا مقصد ہے وہ صرف اس نیک پہلو کو لئے ہوے ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسے اخلاق علوی کے رنگ میں رنگین کردے ۔ تا دوست تو دوست بلکہ دشمن بھی سو جان سے قربان ہو جائے ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جبقدر اولو العزم انسان دنیا میں تشریف لائے وے سب کے سب ملنسار اور اخلاق حسنہ کے رنگ میں رنگین تھے ۔ اسوقت میں جس واجب الاحترام بھائی کا نام لیا چاہتا ہوں اُن کا اسم مبارک مولوی عمر الدین صاحب ہے ۔ آپ صالح نوجوان اور اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہیں ۔ سلسلہ حقہ کے پرجوش ۔ دلیر اور نڈر اور بہادر سپاہی ہیں ۔ عاجز ایڈیٹر نور کی دوران بیماری میں جس برادرانہ اخوت کا سلوک بزرگ موصوف نے میرے ساتھ روا رکھا ہے اُسے تمام عمر نہیں بھولونگا ۔ اگر میرا حقیقی بھائی ایسے آڑے وقت میں میرے ساتھ یہ برتاؤ کرتا تو میں سمجھتا کہ اس نے حق برادرانہ ادا کیا ۔ اور پھر ایسے تنگ وقت میں جبکہ لنگوٹئے یار غار جو دوستی کی لاف وگزاف مارتے ہوے آسمان میں چھید کرتے تھے وہ بھی ایسے مصیبت کے وقت میں اسطرح جدا ہوگئے جسطرح موسم خزاں میں پتے درخت سے الگ ہو جایا کرتے ہیں ۔ ایسی حالت میں اگر کوئی کسی مسلمان سے نیک سلوک کرے تو میں سمجھونگا کہ اس نے اس کھوئی ہوئی اسلامی اخوت کو کما حقہٗ ادا کیا اور پھر ایسے گئے گذرے وقت میں جبکہ ہم مسلمانوں کی خود پسندی اور خود رائی اس انتہا درجہ کو پُہنچ چکی ہے اور ہماری حالت زار پر یہ دلخراش اور تلخ مگر کثرت استعمال کے باعث طبیعت سے مانوس ہوئی ہوئی مثال صادق آتی ہے ” مسلمانان درگور و مسلمانی در کتاب “ اس فرشتہ خصلت انسان کے تعلقات کا دائرہ صرف اپنے بھائیوں ہی تک محدود نہیں بلکہ مثل مشہور ہے :-

” صد رہ ہر جا کہ رنجید صد راست “

اس شخص نے سکھوں میں اس قدر رسوخ اور ہر دلعزیزی حاصل کر رکھی ہے کہ جس کی مثال ہمیں دوسری جگہ شاذ و نادر ہی ملیگی ۔ میرے واجب الاحترام بھائی کے نیک نمونہ نے غیر مذہب والوں کے دلوں پر اس قدر فتح حاصل کی ہے کہ ہمیں اس کے اخلاق کریمانہ اور نیک نمونہ پر رہ رہ کر رشک آتا ہے ۔

سنگھ سبھا شملہ کا بنیادی پتھر رکھنے کے لئے جب ہمارے معزز و مکرم سکھ دوستوں نے اس کے لئے آدمی تلاش کرنا چاہا تو آخر اس کارخیر کے فخر کا قرعہ ہمارے معزز اور بزرگ بھائی مولوی عمر الدین صاحب کے نام ہی پڑا اور اس انتخاب کے لئے جہاں میں اپنے معزز بھائی کے نیک نمونہ پر رشک کرتا ہُوا اُنھیں مبارکباد دیتا ہوں ۔ وہاں دوسری طرف میں سنگھ سبھا شملہ کا دہن باد اور شکریہ ادا کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتا کہ اُنھوں نے اپنی ایک پُرانی سُنت کو تازہ کر کے گورو صاحبان کی نیک

KHILAFAT LIBRARY

دعائیں اپنے حق میں لیں۔ بیشک آپ کے دل اس بات کے منتظر ہونگے کہ وہ کونسی پرانی سنت تھی جس کے از سر نو تازہ کرنے کا سہرا سنگھ سبھا شملہ کے سر پر رکھا گیا بیشک اس کا جواب ایک حق پسند اور حق جو طبیعت کے لئے ایک خاص دلچسپی اور دلربائی رکھتا ہے۔ گورو ارجن دیوجی مہاراج کے وقت جب سکھوں کی سب سے متبرک اور افضل ترین جگہ دربار صاحب امرتسر کے مندر کے بنیادی پتھر رکھنے کے لئے تلاش پیدا ہوئی تو سکھ صاحبان کے واجب الاحترام گورو ارجن دیوجی مہاراج نے اس عظیم الشان کام کے لئے حضرت میاں میر صاحب کو پسند کر کے اپنی بے تعصبی سے مسلمانوں سے اپنے روحانی تعلقات کا ثبوت دیا۔ اگر گورو ارجن دیوجی نے اس کام کے لئے حضرت میاں میر صاحب کو پسند کیا تو میں یہ جرأت سے کہونگا کہ سری گورو سنگھ سبھا شملہ نے بھی سنگھ سبھا کا بنیادی پتھر رکھنے کے لئے جناب مولوی عمر الدین صاحب کو منتخب کیا اس لئے میں سنگھ سبھا شملہ کی اس اخلاقی جرأت کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ بہرحال اسلام کو اس وقت بجائے بڑے بڑے پرجوش لیکچراروں کے جو اثنا ء لیکچر میں مصنوعی ہمدردی ہمدردی کی پکار پکارتے ہوئے میز کی کم بختی لا دیتے ہیں جناب مولوی عمر الدین صاحب جیسے نیک نمونہ درکار ہیں جو اپنے اسوہ حسنہ سے لوگوں کے دلوں کو فتح کریں۔ مبارک ہے وہ جماعت جس میں ایسے نیک خصلت آدمی ہوں۔ جناب مولوی عمر الدین صاحب کی ذات صرف وہاں کی احمدیہ جماعت کے لئے ہی بابرکت نہیں بلکہ غیر احمدیوں کے لئے بھی موجب فخر ہے۔ کیونکہ جب کبھی کوئی آریہ یا عیسائی واعظ اپنی طرار اور چرب زبانی سے ہمارے پیارے اسلام اور پیارے نبی کی ذات بابرکات پر کچھ زہر اگلتا ہے تو ہمارے معزز اور مکرم بھائی مولوی عمر الدین صاحب اپنی خداداد لیاقت سے وہیں اس کا منہ بند کر کے اسپر ایسی مہر لگا دیتے ہیں کہ وہ شملہ میں تو ہمیشہ کے لئے خاموش ہو جاتا ہے۔ بہرحال ایسے صالح نوجوان کا وجود ہماری جماعت کے لئے مبارک ہے۔ اور میری درد دل سے یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بزرگ بھائی کو اس کار خیر کے لئے دنیا و دین میں مظفر و منصور کرے۔ آمین

سنگھ سبھا کے گرنتھی جی اور ایڈیٹر نور

میں اس جگہ جناب بھائی گنگا سنگھ جی گرنتھی کا بھی شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا جو کئی دفعہ بندہ کو ملنے کے لئے تشریف لائے۔ اور اپنے میٹھے بچنوں سے عاجز ایڈیٹر نور کو شاداں و فرحاں کرتے رہے اور مجھے بھی بھائی جی سے کچھ ایسا انس ہو گیا تھا کہ جب تک دن میں ایک دفعہ بھائی جی سے نہ مل لیتا چین نہ آتا۔ جیسا خوش خلق اور نیک سبھاؤ میں نے بھائی گنگا سنگھ جی گرنتھی شملہ کو پایا سکھوں میں میں نے شاید ہی کوئی ایسا آدمی دیکھا ہو گا۔ بہرحال سنگھ سبھا شملہ کے لئے جناب بھائی صاحب کا دم بہت ہی مبارک ہے۔

سوامی ستیانند جی اور ایڈیٹر نور

سوامی ستیانند جی جو آریہ سماج کے ایک واجب الاحترام اپدیشک ہیں۔ ان دنوں وہ بھی شملہ آریہ سماج میں تشریف لائے ہوئے تھے اور جو لیکچر جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے شملہ کے ٹون ہال میں تناسخ وغیرہ کے رد میں دیا تھا شملہ آریہ سماج نے اس لیکچر کی تردید کے لئے سوامی ستیانند جی کو اپنے پلیٹ فارم کی زینت بنایا۔ سوامی ستیانند جی کے لیکچر دینے کی طرز عام پسند تھی۔ کیونکہ آپ میں یہ بڑی بھاری خوبی تھی کہ آپ آریہ سماج کے دیگر اپدیشکوں کی طرح منہ پھٹ نہ تھے۔ بلکہ آپ کے الفاظ نرم اور جانچے پڑتالے ہوتے تھے۔ آپ اثنائے لیکچر میں اپنی زبان پر پورا پورا قابو رکھتے تھے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آتا تھا تو آپ نہایت ادب کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کو لیتے تھے اور میں نے سنا کہ بعض نوجوان آریوں نے سوامی جی کو یہ کہا کہ تم اپنی زبان کو اس قدر نرم کیوں رکھتے ہو تو سوامی جی نے یہ جواب دیا کہ میں اس مدرسہ میں پڑھا ہی نہیں جس میں سخت کلامی سکھلائی جاتی ہے۔ بہرحال آریہ سماج میں ایسے عقلمند واعظ کی صورت دیکھ کر مجھے حد سے زیادہ خوشی ہوئی اور سوامی جی کے ملنے کے لئے دل چاہا۔ ایک روز مجھے بھائی گنگا سنگھ جی گرنتھی سنگھ سبھا سوامی ستیانند جی کے پاس لے گئے۔ سوامی جی بڑے جوش خلق سے ملے۔ بہت عرصہ تقریباً دو گھنٹے مختلف مذہبی مسائل پر باتیں چیتیں ہوتی رہیں۔ میں نے کہا کہ جس طرح مسلم واعظ اپنے لیکچر میں نرمی کا لحاظ رکھتے ہیں اگر آریہ اپدیشک بھی آپ کی طرح اس مبارک روش پر قدم ماریں تو آریہ سماج اور مسلمانوں میں جو آزردگی اور کشیدگی اور تنفر کی کھاڑی روز بروز افزوں ہوتی جا رہی ہے۔ نہایت عمدگی کے ساتھ نیست و نابود ہو سکتی ہے۔ تس پر سوامی جی نے یہ جواب دیا کہ اگرچہ یہ مسلمہ امر ہے کہ تالی دونوں ہاتھوں سے بجا کرتی ہے مگر میں یہ کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتا کہ بعض آریہ اپدیشکوں کی طبیعتیں حد سے زیادہ جوشیلی ہیں۔ اور ان کی جوشیلی طبیعتوں سے سماج کو آج تک کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔ البتہ

انے روشنی طبع تو بر من بلا شدی

کا اثر ضرور ثابت ہوا ہے۔ اور پھر ستیارتھ پرکاش پر تذکرہ چل پڑا۔ اور جب میں نے سوامی جی سے یہ کہا کہ جو باب سوامی دیانند جی نے مسلمانوں کے متعلق لکھا ہے اور قرآن شریف پر نکتہ چینی کی ہے اس میں بہت سی ایسی باتیں ہیں جو قرآن شریف میں نہیں۔ مگر خواہ مخواہ قرآن شریف پر لگائی گئی ہیں تو یہ سنکر سوامی جی نے کہا کہ سوامی دیانند جی خود قرآن شریف نہیں پڑھے ہوئے تھے۔ (باقی ماندہ

([illegible])

KHILAFAT LIBRARY

نوٹ نکات رائیں

مسافر آگرہ کی تہذیب کا نمونہ

ہم کیا کہیں اور کیا نہ کہیں مسلمان اخبار نویس جب کبھی ویدوں پر اعتراض کرتے ہیں تو وہ ساتھ ہی وید مقدس وغیرہ کے مہذبانہ الفاظ سے مخاطب کرتے ہیں اور ان کے رشیوں اور مہا رشیوں کا نام بھی بڑی عزت سے لیتے ہیں مگر معلوم نہیں کہ ہمارے آریہ اخبار نویس دوستوں کو کیا ہو گا کہ وہ معمولی معمولی بات پر بھی اہل اسلام کو چڑ کہ لگانے سے باز نہیں آتے۔ مثال کے لئے مسافر بابت ۱۵ دسمبر کے پانچ صفحہ کا پہلا کالم ہی کافی ہے:۔

”مخالف بھی قرآن کے عنوان سورۃ آیت میں شیطان وغیرہ کا نام دیکھیں تو اس کی تصنیف کہہ سکتے ہیں“

اب ہم اسپر کیا کہیں اور کیا نہ کہیں۔ ہماری لئے تو شکایت لب پر لانا جرم ہے۔ کہاں تو آریہ دوستوں کے مقابلہ میں مسلمان اخبار نویسوں کے میٹھے بچن اور کہاں آریہ متروں کے یہ امن عامہ میں خلل ڈالنے والی کڑوی باتیں افسوس سے

دہاں ہیں سخت باتیں میریہاں تسو پہ آنسو ہیں
مزا یہ ہے وہاں پتھر یہاں موتی برستے ہیں

وی پی واپس کرنیوالے مہربان ذرا غور سے پڑھیں

جن مہربانوں نے یکم دسمبر کے وی پی واپس کئے ہیں۔ ہمارا یہ یقین ہے کہ انہیں نور کے ساتھ محبت ضرور ہے۔ مگر کسی نہ کسی مجبوری کی وجہ سے وی پی واپس ہوا اس لئے وصول قیمت کے واسطے یکم فروری کا پرچہ بذریعہ وی پی ارسال خدمت ہوگا۔ جس میں آریہ دھرم کا پول بالکل مفت ارسال خدمت کیا جاویگا۔ اُمید ہے کہ ہمارے کرم فرما اب کی دفعہ ضرور۔ بالضرور وی پی وصول فرما کر اپنے کارخانہ کو شکریہ کا موقعہ دینگے۔

نور کا سال یکم اکتوبر سے ختم ہے مگر ہم نے صرف اپنے ناظرین کی خاطر بجائے یکم اکتوبر کے یکم دسمبر کو وی پی کیئے تسپر بھی بعض مہربانوں سنے وی پی واپس کر کے خواہ مخواہ دفتر نور کو زیر بار کیا۔ یہ امر ناظرین نور سے پوشیدہ نہیں کہ نور کس طرح اپنی طاقت سے بڑھ کر خلوص قلب اور صدق نیت سے پیارے اسلام کی بجا آوری خدمت کر رہا ہے ایسے پرچہ کی مدد کرنا یقیناً ایک قومی فرض سے سبکدوش ہونا ہے۔ مسافر آگرہ جو آریوں کا نہایت ہونہار ہفتہ وار اخبار ہے جسکی دیدہ دلیری کو نور کی کرنوں سے خیرہ کیا جاتا ہے۔

اُس کی لکھائی بھی کوئی اعلیٰ نہیں۔ کاغذ بھی عمدہ نہیں۔ مضامین کی حالت اظہر من الشمس ہے مگر اس کی خوش قسمتی سے اُسے ناظرین ایسے ملے ہیں کہ جس کے لئے مسافر آگرہ فخر یہ اپنے ٹائٹیل پیج پر یہ عبارت لکھتا ہے

”ممالک متحدہ کے تمام اردو اخبارات سے زیادہ چھپنے والا اخبار“

اب بیچارے نور کیطرف دیکھئے جس میں مسافر آگرہ کو دنداں شکن جواب دیے جاتے ہیں اور علاوہ بریں مخالفین کے اعتراضات کو روکنے کے لیئے آہنی ڈھال اور دشمنان دین کا منہ بند کرنیکے لئے بفضل خدا ذوالفقار علی سے کم نہیں وہ سال بھر خدمت کرنے کے بعد جب وی پی کیصورتمیں حاضر خدمت ہوتا ہے تو نور کے مہربان وی پی کی وصولی سے انکار کر دیتے ہیں۔ افسوس اور پھر اسپر طرہ یہ کہ بجائے یکم اکتوبر کے یکم دسمبر کو وی پی کیا جاتا ہے۔

بہرحال یکم فروری کو پھر ان مہربانوں کی خدمت میں وی پی کیا جاویگا۔ جن دوستوں کو آئندہ سال کے لئے نور کا ساتھ دینا نہ منظور ہو وہ ازراہ کرم ۲۵ جنوری کے پہلے پہلے اطلاع دیں ورنہ وی پی کو واپس کر کے خواہ مخواہ بیچارے نور کا کچومر نہ نکالیں

گرنتھ صاحب کی شرح

میرے بیمار ہو جانے کے سبب سے تقریباً آٹھ ماہ گرنتھ صاحب کی شرح کا سلسلہ بند رہا۔ اب نور کے ناظرین نے پھر مجھے مجبور کیا ہے کہ میں اس مفید سلسلہ کو جس سے یہ ثبوت ملتا ہے کہ باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال درحقیقت قرآن کی آیات طیبات کا ہی ترجمہ ہیں۔ اس مفید ترین سلسلہ کو پھر جاری کر دوں لہذا توکل علی اللہ پھر اس سلسلہ کو جاری کیا جاتا ہے۔ نور کے ناظرین دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ میرے اس کام میں حامی و ناصر ہو

ایڈیٹر نور مشکور ہے

جس جگہ ایڈیٹر نور کو یہ افسوس ہے کہ بعض مہربانوں نے باوجود پہلے اطلاع دینے کے بھی وی پی واپس کر دیا وہاں میں بابو سردار خانصاحب سٹیشن ماسٹر اور شیخ اللہ دتا صاحب کوئٹہ کا بھی تہ دل سے شاکر ہوں کہ جنہوں نے نور کا سال ختم ہوتے ہی بذریعہ منی آرڈر نور کی قیمت بھیجکر مشکور فرمایا۔ جزاکم اللہ احسن الجزا

اور ساتھ ہی میں ان دوستوں کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے یہ خبر پاتے ہی کہ ڈاکخانہ کی غلطی یا کسی اور وجہ سے وی پی واپس ہو گیا ہے اسی وقت قیمت نور معہ ہرجانہ کے بھیجکر حوصلہ افزائی فرمائی۔ جیسا کہ بابو ولی محمد صاحب اور منشی حسین بخش صاحب اپیل نویس وغیرہ اللہ تعالیٰ ان

دوستوں کو جزا خیر دے۔

ایک مسلمان مسافر آگرہ کی پناہ میں

معزز ہمعصر بدر نے اپنے کسی گذشتہ نمبر میں مولوی عبد اللہ تیماپوری کے متعلق کچھ لکھا تھا۔ تسپر توں مان نہ مان میں تیرا مہمان کے مصداق بنکر میاں اکبر محمد اورسیر لاہور نے اس پر کچھ الم غلم بلم لکھکر مسافر آگرہ میں بھیجا ہے۔ میاں اکبر محمد کی حق پسندی تو اسی سے عیاں ہے کہ آپ کو اپنے سینہ کا دفینہ نکالنے کے لئے سوائے مسافر آگرہ کے اور کوئی پرچہ نہیں ملا۔ بہرحال ہم اس موزوں جوڑی کیلئے اکبر محمد اور اُس کے جوڑ مسافر آگرہ کو مبارکباد دیتے ہیں ؛

KHILAFAT LIBRARY

سکھوں کے واجب الاحترام گورو اور آریہ سماج

خالصہ سیوک لکھتا ہے کہ آریہ سماج کے پرچارک جگت سنگ نے سکھوں کے پوجنیہ گورو۔ گورو ارجن دیو جی مہاراج (جنہوں نے بھارت کی رکشا کے لئے اپنے آپ کو قربان کر دیا) کا نام اپنے لیکچر میں نہایت بے ادبی اور گستاخی سے لیا ہے جس سے سکھوں کے فیلنگز کو صدمہ پہنچا ہے۔ اگر خالصہ سیوک کا یہ بیان درست ہے تو ہم اپنے آریہ دوستوں کو نہایت خیر خواہی سے یہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ خدارا اپنے لیکچر اور بیاکھیانوں میں اس طراری اور چرب زبانی کو چھوڑ دیں اس میں آریہ سماج کا کچھ فائدہ نہیں البتہ مختلف فرقوں اور آریہ سماج کے درمیان آزردگی اور کشیدگی کی کھاڑی حائل ہوتی جائیگی جو امن عامہ میں خلل اندازی کا پیش خیمہ ہے۔ کیا پرکاش اینڈ کو اپنے لیکچراروں کو یہ مفید مشورہ دینے کے لئے طیار ہوگا؟ نور امید رکھے

کیا سرپرستان "نور" "نور" کی توسیع اشاعت کے سوال کو بھول گئے۔

دنیا کا بزرگترین انسان کون ہے؟

یورپ کے اخبار نویسوں کا قاعدہ ہے کہ جب کسی مسئلہ کا آخری فیصلہ کرنا چاہتے ہیں تو وہ اپنے اخبار کے ناظرین کے سامنے اظہار رائے کے لئے اس مسئلہ کو پیش کرتے ہیں۔ ناظرین اُس کے متعلق مخالف و موافق اپنی اپنی رائے دیتے ہیں۔ جب رائیوں ایک معتد بہ حصہ جمع ہوجاتا ہے تو ووٹ کی کثرت سے مسئلہ کا فیصلہ کردیا جاتا ہے بڑے بڑے مشاہیر ارباب سیاست اہل قلم اہل سیف شعرا اور فلاسفروں کو باہمی ترمیم کا مسئلہ اسیطرح طے ہوا کرتا ہے۔ یورپ کے متعدد اخبارات نے اپنے ناظرین کے سامنے یہ مسئلہ پیش کیا کہ "دُنیا کا بزرگترین انسان" کون ہے۔ ان میں سے بعض اخبارات کا فیصلہ یہ ہوا کہ دُنیا کے بزرگترین انسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اسی قسم کا ایک سوال بیروت کے ایک مسیحی اخبار الوطن نے پیش کیا تھا اُس کا پہلا جواب ایک مسیحی قلم نے دیا ہے جسکا ترجمہ ہدیہ احباب ہے:-

سوال دنیا کا سب سے بزرگترین انسان کون ہے اور کیوں ہے -؟

جواب دنیا کا علی الاطلاق بڑا انسان سب سے وہ ہے جس نے دس برس کی قلیل مدت میں مذہب فلسفہ قانون معاشرت۔ قانون تمدن اور قانون سیاست وضع کیا۔ جنگی قانون میں اصلاح کی۔ ایک قوم پیدا کی۔ ایک سلطنت قائم کی جو ایک زمانہ دراز تک روے زمین پر باقی رہی۔ باوجود اس کے وہ شخص اُمی تھا۔ وہ کون ہے؟ وہ

محمد عربی پیغمبر اسلام

جس نے اپنے عظیم الشان مشن کے لئے تمام سامان کو خود ہی پُورا کیا۔ جس نے اپنی قوم اپنے پیرو اور اپنی سلطنت کے لئے دنیا میں پھیلنے اور باقی رہنے کے اسباب فراہم کئے کیونکہ مسلمان جب اسلام قرآن و احادیث میں غور کرینگے وہ اپنی ہر دینی اور دینوی ضرورت کا چارہ کار اور ہر دینی اور دینوی مرض کا علاج اس میں موجود پائینگے۔ اس نے اپنے پیرووں کے لئے ایک عالمگیر کانفرنس کی بنیاد ڈالی ہے جو ہر سال مکہ میں منعقد ہوتی ہے۔ جو شخص اس مسئلہ پر غور کریگا کہ حج صرف اُسی مسلمان پر فرض ہے جس کے پاس سواری اور زادراہ ہو اور اس سے یہ فرض ساقط ہے کہ جس کے پاس یہ سامان نہو" وہ فوراً سمجھ جائیگا کہ حج سے پیغمبر اسلام کا مقصد صرف یہ ہے کہ قوم کے ارباب وجاہت و ثروت ایک جگہ جمع ہوکر اپنے مذہبی معاشرتی تمدنی۔ سیاسی اور دیگر ضروریات پر تبادلہ خیالات کریں اور آپس میں ربط و اتحاد بڑھائیں۔

اس نے ہر مسلمان پر زکوٰۃ فرض کرکے فقرائے قوم کا کافی بندوبست کردیا۔ اگر مسلمان پورے طور پر سے زکوٰۃ ادا کیا کریں تو مسلمان قوم میں کوئی فقیر باقی نہ رہے۔

اس نے مذہب اسلام کے لئے ایک زندہ جاوید زبان قائم کی جو ہر جگہ اور ہر زمانہ میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اور سمجھی بولی جائیگی۔ کیونکہ قرآن عربی زبان میں ہے۔ ہر مسلمان پر فرض ہے اور اگر صرف اتنا ہی ہوتا کہ فقط علمائے اسلام عربی زبان سیکھیں تو بھی اتحاد زبان کے لئے کافی تھا عام افراد قوم کے لئے اُبھرنا اور ترقی کرنا نہایت آسان کردیا کیونکہ اس نے ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان پر تقوی کے سوا اور کسی چیز کو ترجیح نہیں دی۔ اس بنا پر اسلام بیشک حقیقی جمہوریت ہے۔ مسلمان اپنے پریسیڈنٹ کا جسے وہ خلیفہ کہتے ہیں خود انتخاب کرتے تھے اور وہ اس روش پر

کچھ زمانہ تک چلے بھی - اور اب تک بیعت کے مسئلہ میں اُس کا کچھ شائبہ باقی ہے - اس نے عزیزوں کو یہ کہکر مساوات کا درجہ دیا ہے کہ عرب کو نہ عجم پر فضیلت ہے نہ عجم کو عرب پر۔

اس لئے غیر مسلمان یعنی رومیوں کے لئے یہ کہکر اسلامی ممالک میں عیش و راحت کے ساتھ رہنا آسان کردیا ہے کہ تمام مخلوق خدا کی اولاد ہے - سب سے پسندیدہ خدا کے نزدیک وہ ہے جس نے اس کی اولاد کو نفع پہنچایا - اس نے منزلی مسائل کو نہایت نکتہ سنجی کے ساتھ مرتب کیا - نکاح تناسل اور وراثت کے معاملات طے کئے - عورت کا مرتبہ بلند کیا - تمدنی امور میں اس نے غور کیا - افراد کے شخصی معاملات میں غور کرنے کے لئے قوانین بنائے اس کی ہمت و ارادہ سے علم کو بھی وافر حصہ ملا اس نے حکمت و دانائی کو مسلمانوں کا گمشدہ مال قرار دیا - انکو حاصل کرنیکی تاکید کی - اس حکم مسلمانوں کے طلب علم اور اُن کے عہد کی علمی ترقی کے پیدا ہونیمیں - بہت کچھ دخل ہے - اس رائے اور اس قسم کی اور رایوں کو پڑھ کر جنکو ہندوستان - برہمو سماج سکھ اور قدیم ہندوؤں نے اور یورپ میں کارلائل وغیرہ نے ظاہر کیا ہے - بے ساختہ متنبی کا یہ مصرعہ یاد آجاتا ہے - ع

الفضل ما شهدت به الاعداء یعنی
بزرگی وہ ہے جس کی دشمن بھی شہادت دیں (افغان)

ہندو وفاداری کا رازا
ایک ہندو فاضل کی زبانی

آنریبل مسٹر جسٹس سنکرن جج ہائیکورٹ مدراس ایک روشن خیال فاضل اور نیک دل ہندو ہیں - گذشتہ سال میں آپ نے ایک وظیفہ کسی ایسے ہندو طالب علم کے لئے دینے کا وعدہ کیا تھا جو محمڈن کالج علیگڈھ میں بحیثیت بورڈر اپنی تعلیم جاری رکھے اور مسلمان طلباء کے ساتھ خورونوش وغیرہ میں شامل ہوتا ہے حال ہیں آپ نے ہندو مذہب پر ایک آزاد رائے دی ہے جس میں ایک موقعہ پر لکھا ہے - کہ :-

" ہندو مذہب بادشاہ یا راج کی اطاعت ضرور سکھاتا ہے لیکن صرف اسی حالت میں جبکہ راج شاستروں - پروہت - جماعت کے خیالات کو اختیار کرے - یا بادشاہ کو پروہت کی ماتحتی پر مجبور کرتا ہے"

فاضل جسٹس کی غور و پرداخت میں کچھ کلام نہیں اگر آنریبل جسٹس سنکرن .. رگوید بھوسکا پر بھی روشنی ڈالتے تو بیشک انکی غور و پرداخت کو اور بھی چار چاند لگ جاتے -

ٹرکی کے احکام

حال میں ٹرکی کی ایک انجمن نے دس احکام کی اشاعت کی ہے

(۱) کسی اطالین سے کسی قسم کا کوئی تجارتی معاملہ نہ کیا جاوے (۲) کسی قسم کی اطالین اشیاء اور اطالین پیداوار نہ خریدی جائیں (۳) کسی اطالین جہاز یا سٹیمر پر سفر نہ کیا جائے (۴) کوئی عثمانی مسلمان اطالین زبان نہ بولیں (۵) کسی اطالین مدرسہ میں بچوں کو نہ بٹھایا جاوے (۶) اطالین ڈاک میں چٹھی نہ ڈالی جاوے - (۷) کسی اطالین کو بطور ملازم نوکر نہ رکھا جاوے - (۸) کسی اطالین کو کسی قسم کی مدد نہ پہنچائی جاوے - (۹) تمام ملک کو اطالویوں کے عیوب سے آگاہ کیا جاوے"

تجویز تو معقول ہے جس سے بی اٹلی کو آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہوجاویگا - مگر اللہ تعالیٰ استقلال دے

اب پچھتائے کیا ہوت
جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت

آریہ سماج میں شدھی کرتے وقت اس بات کا مطلق خیال نہ کیا کہ تبدیل مذہب کرنیوالے کی گذشتہ زندگی - راستبازی اور دیانتداری سے گہرا تعلق رکھتی ہے یا وہ روحانی تعلیم کا دشمن ہے اس غرض سے نے آریہ سماج میں عجیب وغریب آدمی داخل کئے جن کے حالات سے ناظرین بھی بے خبر نہیں ہیں -

آج تمام آریہ مہاشے دھرمپال کے نام سے چڑتے ہیں - اور سماج میں ان کا رہنا بھی گوارا نہیں ہے پنڈت بی - ایل شرما ہوشیارپوری نے افریقہ سے مہاشہ دھرمپال کے نام ایک چٹھی لکھی ہے جو یہ ہے - "اس میں شک نہیں کہ آریہ سماج کی سراسر غلطی ہے کہ آپ کو بغیر کسی امتحان کے آریہ بنایا جسکا نتیجہ آج آریہ پبلک کے آگے بُری حالت میں پیش ہے - لیکن اب آریہ جاتی اس وچار میں ہے کہ آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا جاوے - میری رائے میں بہتر ہوگا کہ آپ کو بالکل بائیکاٹ کردیا جاوے تاکہ دوسروں کے لئے ایک سبق ہو"

KHILAFAT LIBRARY

حیرانی پر حیرانی اور تعجب پر تعجب جب مہاشہ دھرمپال جی غیر مذاہب کے لیڈروں کی پگڑیاں اُچھالنے میں مشغول تھے تو اُسوقت اُسے آریہ سماج نے سر پر اُٹھا لیا تھا - اور اب جب وہ اس گھناونے فعل سے تائب ہوچکا ہے تو اُسے رڑے میدان میں پٹخا جارہا ہے - بہرحال آریہ سماج کی یہ پالیسی غیر مذاہب کے لئے کچھ کم قابل مطالعہ نہیں -

ہندو ہی ہندوؤں کے دشمن ہیں

اخبار ہندو میں ایک ہندو ایم - اے لکھتے ہیں کہ یہ امر سو فیصدی درست ہے کہ ہندو قوم کو غیروں کے ہاتھ سے آجتک اتنا نقصان نہیں پہنچا جتنا کہ ہندوؤں کے ہاتھ سے پہنچا ہے - اور کہ ہندو یونیورسٹی کی تحریک اور کام کو بھی اگر کسی سے اندیشہ ہے تو وہ خود ہندوؤں ہی سے ہے"!

اب ہندوستان اینڈ کو کو ذرا ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے جو وہ آئے دن خواہ مخواہ بیچارے

مسلمانوں کے بدنام کرنیکو ثواب دارین سمجھتے ہیں وہ اب اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دیکھیں کہ ایک ہندو عالم - ایم - اے کیا کہتا ہے - مگر ہندوستان اینڈ کو کہاں غور کریگی - انہیں تو اپنے حلوے مانڈے سے غرض ہے

KHILAFAT LIBRARY

ایک سے زیادہ بیویاں کرنا اچھا ہے

کشمیری میگزین میں لندن سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ:- "حال میں جب مسز اینی بسنٹ صاحبہ یہاں تشریف لائی تھیں تو انھوں نے ایک بڑے جلسہ میں اسلام کی قدر و منزلت" پر ایک عمدہ لیکچر دیا تھا - جس میں انھوں نے ثابت کیا تھا کہ ایک سے زیادہ بیویاں کرنا اچھا ہے - اور باوجودیکہ مسز صاحبہ نے حاضرین جلسہ کو چیلنج بھی دیا کہ کوئی شخص اس کی تردید کرے - مگر کسی کو بھی اس پر اعتراض کرنے کی جرأت نہ ہوئی" اگر عیسائی یا ہندو خیالات رکھتے ہوئے بھی مسز صاحبہ کے خیالات ایسے ہی ہیں جیسے کہ انھوں نے ظاہر کئے ہیں تو ہمیں مسز صاحبہ کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ وہ اسلام کی ایک بڑی بھاری خدمت انجام دے رہی ہیں - بشرطیکہ دل سے ہو۔

وی پی سسٹم پر اعتراض

ڈاکخانہ کی معرفت جو وی پی اور ان رجسٹرڈ پارسل یا پیکٹ بھیجے جاتے ہیں اُن میں علاوہ محصولڈاک کے فرستندہ سے فیس منی آرڈر بھی ٹکٹوں کی صورت میں پہلے ہی وصول کرلیجاتی ہے - لیکن جب وہ پارسل یا پیکٹ واپس آجاتا ہے تو منی آرڈر فیس کیوں نہیں فرستندہ کو واپس کی جاتی - ہماری رائے میں فیس منی آرڈر مکتوب الیہ سے وصول کی جانی چاہئے -

کیا پوسٹل ڈیپارٹمنٹ غور کریگا؟

مسلمانوں میں قومیت کا جوش

ایک غیر مسلم اخبار لکھتا ہے کہ جنگ طرابلس نے دنیا پر یہ ثابت کردیا ہے کہ مسلمانوں میں ابھی تک اسلامی اخوت بدستور موجود ہے اور اُن میں جو قومی ہمدردی کا جوش پایا جاتا ہے اور جسکا اظہار اس موقعہ پر ہو رہا ہے - اس کی تعریف کرنی ضروری ہے - دُنیا کے ہر حصہ کے مسلمان ترکوں کی امداد پر کمربستہ ہیں - اور یہی اسلامی اخوت کی موجودگی اسلام کی زندگی کا نشان ہے۔

مسلمانو! اپنے دلوں کو ٹٹول کر دیکھو کہ غیر مسلم آپ کے متعلق کیا خیال رکھتے ہیں - اور آپ کہاں تک اس پر پورا اُترنے کے لئے تیار ہیں؟

مبارک

ڈاکٹر نور بخش جالندھری کی لڑکیکا نکاح آج ۲۹ دسمبر ۱۹۱۱ء کو حضرت خلیفۃ المسیح نے محمد شفیع سب اورسیر خلف منشی عبدالعزیز سکنہ اُجلے ضلع گورداسپور کے ساتھ پڑھا - مہر ۲۰۰۰ مقرر فرمایا - خدا تعالی فریقین کو مبارک کرے - آمین ثم آمین -

مسلم پریس ایسوسی ایشن ہندو پریس ایسوسی ایشن کو پیدا کرکے خود سوگئی

اخباری دنیا سے یہ بات مخفی نہیں ہوگی کہ جس دھوم دھڑکے سے مسلم پریس ایسوسی ایشن کا اجرا ہوا تھا اس سے ہم امید پڑتی تھی کہ مسلم پریس کی منتشر طاقت ایک مرکز پر آجائیگی مگر بدقسمتی سے آجکل ہمارے ہر ایک کام میں اس قدر جلد بازی پائی جاتی ہے کہ گویا ہماری جوش اور بخارات کا کوئی انتہا ہی نہیں - مگر اسکا انجام ایسا سرد مہری کو لئے ہوتا ہے کہ گویا ایک بے حس و حرکت وجود ہے جو باوجود راہگیروں کی ٹھوکروں کے بھی ٹس سے مس نہیں ہوتا - کہاں تو مسلم پریس ایسوسی ایشن کا وہ فوری جوش اور کہاں یہ سرد مہری - انا للہ و انا الیہ راجعون

مسلم پریس ایسوسی ایشن ہندو پریس ایسوسی ایشن کو جگا کر آپ گہری نیند سوگئی - خدا رحم کرے -

احمدیہ سالانہ جلسہ کے اجمالی حالات

جلسہ کی رونق

الحمدللہ ہر ایک سالانہ جلسہ رونق اور شان و شوکت کے لحاظ سے ہر ایک آئندہ جلسہ اپنے پچھلے جلسہ سے کئی درجہ بڑھ چڑھ کر ہوتا ہے - پچھلے جلسہ میں صرف دو یا تین دوکانیں تھیں - اور اس جلسہ میں بفضل خدا ایک عمدہ سجا ہوا بارونق احمدیہ بازار تھا - جس کی رونق اور شان و شوکت کو دیکھ کر بے ساختہ دل سے یہ کلمہ نکلتا تھا کہ

ہجوم خلق سے ارض حرم ہے -

قریبًا قریبًا ہندوستان کے سب شہروں کے رہنے والے اس سالانہ جلسہ میں شریک تھے - جلسہ کا پنڈال بفضل خدا اس قدر بارونق تھا کہ اگر ایک سر سے تھالی اُچھالی جاتی تو وہ تیرتی ہوئی دوسرے سرے پر جاگرتی - نمازوں میں مخلوق کا اس قدر انبوہ تھا کہ مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ میں آدمیوں کو جگہ کے لئے اسقدر فکر رہتی تھی کہ ہر ایک مہمان اس دھن میں ہوتا تھا کہ سب سے پہلے میں پہنچوں تاکہ جگہ نہ رُک جاوے - جمعہ کی نماز میں اس قدر بھیڑ تھی کہ مسجد اقصیٰ کا تمام صحن اور برانڈہ بھر گیا - اور تنگی جگہ کے سبب سے اکثر لوگ مسجد کے اوپر اور اردگرد کے تمام کوٹھوں پر چڑھ گئے اور باوجود اس کے بھی بعض لوگ قلت جگہ کے شاکی پائے گئے -

مجھے عمومًا سکھوں اور آریوں کے جلسے دیکھنے کا اکثر اتفاق ہوا ہے - مگر میں نے جو خوبی قادیان کے جلسہ میں دیکھی وہ مجھے دوسرے جگہ کہیں بھی نظر نہ آئی - ہمارے جلسہ کا ہر ایک لیکچرار بسم اللہ اور قرآن شریف کی پاک آیات سے اپنے لیکچر کو شروع کرتا تھا - اور اُسکا حال وقال

KHILAFAT LIBRARY

اس بات کا شاہد حال تھا۔ کہ اگر اسے فکر ہے تو اسلام کی اور اگر درد ہے تو قرآن شریف کا۔ اور پھر خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر بےنظیر تو معرفت تامہ کا بھنڈار اور تصوف کا گنجینہ تھی مجھے یقین ہے کہ اگر ایک غیر مذہب کا حق جو طبیعت رکھنے والا انسان حضرت کی تقریر سُن پاتا تو سوائے نہیں سکے کہ قرآن جیسی اکمل۔ اطہر کتاب کے سامنے سرتسلیم خم کرے اور کوئی چارہ نہ دیکھتا میرا دل اسبات کو بہت چاہتا تھا کہ میں اس جلسہ کی کل تقریروں کو سب سے پہلے پرچہ میں ناظرین تک پہنچا دیتا تاکہ دور دراز بیٹھے ہوئے بھائی بھی ان تقاریر سے جو درحقیقت ایک مسلمان کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہیں مستفیض ہو سکیں۔ مگر ابھی تک میری آنکھیں اس قدر زیادہ بوجہ اُٹھانے کے قابل نہ تھیں کہ پہلے جلسہ میں باقاعدہ قلم بند کرتا اور پھر صاف کرتا۔ ناظرین دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کلی عطا فرمادے۔ تاکہ یہ گنہگار دین حقہ کی خدمت سے اپنے گناہوں سے پاک ہو جاوے انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ پرچہ میں حضرت اقدس کی کل کی کل تقاریر کو ایک جگہ جمع کرکے کتابی صورت میں بطور نور کے ضمیمہ کے ناظرین تک پہنچایا جاویگا۔ اگر کسی دوست نے زائد کاپیاں خریدنی ہوں تو وہ براہ کرم ۲۵ر جنوری کے پہلے پہلے اطلاع دیدیں۔ تاکہ اسی قدر کاپیاں زیادہ چھپوائیں جائیں۔

احمدیہ کانفرنس

۲۹ر دسمبر صبح ۷ بجے احمدیہ کانفرنس کا جلسہ ہوا جس میں قریب قریب کل مفصلات کی انجمنوں کے قائم مقام موجود تھے۔ ان کے سامنے جو اہم اور ضروری سوال رکھا گیا وہ سلسلہ عالیہ کی ضروریات اور اُن کے لئے فراہمی چندہ کا سوال تھا جس کے لئے کل حاضرین نے اس بات کی حامی بھری کہ ہم فی روپیہ ۲ر چندہ دیا کرینگے یہ ایک مفید کارروائی جلسہ کے اہم ترین اغراض سے تھی۔ ہماری رائے میں ملازمت پیشہ لوگوں کے واسطے تو یہ تجویز نہایت ہی معقول ہے مگر احمدی زمینداروں کے سامنے یہ سوال رکھنا چاہئے کہ وہ فصل کی کٹائی کے وقت فی من کے حساب سے غلہ کی مناسب مقدار لنگر فنڈ میں بھیجا کریں کیونکہ زمینداروں کو نقد دینا ذرا مشکل ہوتا ہے اور فصل کے موقع پر غلہ کا دیدینا نہایت ہی آسان ہے اور زمینداروں میں عام طور پر یہ دستور بھی ہے۔ اُمید کہ جناب سکرٹری صدر انجمن احمدیہ ضرور ہی اس پر توجہ دینگے۔ جناب خواجہ کمال الدین صاحب کی اپیل پر لوگوں نے اپنی پاکٹوں کو محرک کیا ایک لاکھ روپیہ کا مستقل فنڈ قائم کرنیکی جو تجویز ہوئی اُس میں ۲۵ ہزار روپے جماعت سیالکوٹ نے دینے کا

جلسہ تہنیت تاجپوشی شہنشاہ معظم

ایک جلسہ عام احمدیہ انجمن لاہور آج ۱۲ر دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء کو بوقت ۸ بجے صبح مسجد احمدیہ واقع لاہور میں منعقد ہوا۔ جناب خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ صدر جلسہ تجویز ہوئے۔ اور مفصلہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے۔

پہلا رزولیوشن جناب شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویرہوس نے تجویز کیا جس کی تائید شیخ نور احمد صاحب و میاں چراغ الدین صاحب نے کی۔

(۱) ہم جماعت احمدیہ لاہور بڑے ادب اور عقیدت کے ساتھ حضور شہنشاہ معظم قیصر ہند اور حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند بالقابہم کے حضور میں اس مبارک موقع تاجپوشی پر مبارکباد عرض کرتے ہیں اور درازی عمر و ترقی جاہات کے لئے بصدق دل دعا کرتے ہیں۔

دوسرا ریزولیوشن ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ڈیمونسٹریٹر میڈیکل کالج لاہور نے پیش کیا۔ اور حکیم محمد حسین قریشی اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب تائید کی۔ پاس ہوا

رزولیوشن نمبر ۲۔ کل ممبران جماعت احمدیہ لاہور اس مبارک موقع کی یادگار میں اپنے اپنے مکانات پر روشنی چراغاں کریں اور حسب توفیق مساکین و غربا کو کھانا کھلاویں۔

تیسرا رزولیوشن میاں چراغ الدین صاحب نے پیش کیا اور جس کی تائید محمد موسیٰ صاحب سوداگر اور منشی محبوب عالم صاحب نے کی اور پاس ہوا۔

(۳) رزولیوشن نمبر ۱ کے متعلق اطلاع بذریعہ تار بخدمت جناب پرائیوٹ سکرٹری صاحب جناب ملک معظم بھیجا جاوے۔ اور اس کی ایک ایک کاپی بخدمت جناب پرائیوٹ سکرٹری صاحب حضور وائسرائے کشور ہند و پرائیوٹ سکرٹری صاحب جناب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر پنجاب ارسال کی جاوے۔ اور نقل روئداد جلسہ بخدمت جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور بغرض اطلاع بھیجی جاوے۔

رزولیوشن نمبر ۱۔ مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجوکی نے تحریک کیا اور جس کی تائید حکیم محمد حسن مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ نے کی اور پاس ہوا۔

(۴) کہ اس کارروائی کی نقل اخبارات انگریزی و اردو میں برائے طبع ارسال ہوں۔

سرپرستان نور کو نیا سال مبارک ہو

اظہار خورمی - بتقریب جلوس تاجپوشی اعلیٰ حضرت ملک معظم جارج پنجم شاہنشاہ کشور ہند دام اقبالہ

مصنفہ حکیم عمادالدین - سوز چشتی - انچارج وٹرنری ہسپتال نیرہ

آج ہر جانب شارع جلوۂ دیدار ہے
آج ہر سو انتشار لمعۂ انوار ہے
آج اک عالم پہ فیض پر تو رخسار ہے
آج عکس آئینہ ہر سایۂ دیوار ہے
آج وہ دن ہے جو از خود بر سر اظہار ہے
آگئے یاں فصل چمن کی وہ خبر دینے لگی
طفل گل کو لوریاں باد سحر دینے لگی
شاخ مقصود تمنا بھی ثمر دینے لگی
کشت بہارت عوض یک دانہ گہر دینے لگی
ہند گویا غیرت صد گلشن بے خار ہے
رونق افزا آج شاہ جارج پنجم ہوئے
بسکہ سرباد مروت سے ہمارے خم ہوئے
وہ ہمارے غمگسار و مونس و ہمدم ہوئے
ہمکو حاصل ہر طرح سامان عیش جم ہوئے
آج دلی میں نشاط جلسہ دربار ہے
شوکت شاہانہ رشک تزک شان اکبری
ہوگئی ہر رنگ جو زیب جلوس قیصری
تاج زریں ہوگیا پھر رشک ماہ و مشتری
جلوۂ شوکت ہوا آئینہ اسکندری
جسکا شاہد آج ہر نقش در و دیوار ہے
جلسۂ دربار رشک جشن لاثانی ہوا
جسنے دیکھا وہ غریق بحر حیرانی ہوا
تخت شاہی غیرت تخت سلیمانی ہوا
تاج سر آئینہ فخر جہانبانی ہوا
آشکارا جس سے حسن جلوہ رخسار ہے
تخت شاہی بسکہ ہے زیب شہ عالیمقام
ہے جو عالم میں سبب فخر عالم لاکلام
عہد میں جس کے نہ بدلا رشک حسن انتظام
ایک ہی صورت رہی نقش حکومت کی مدام
جو روش ہے خط کی حسب گردش پرکار ہے
انڈیا پر آج فیض ابر باراں کیوں نہو
وادئ پرخار رشک صد گلستاں کیوں نہو
ہند اک عالم کی نظروں میں نمایاں کیوں نہو
سرمۂ چشم عدو گرد بیاباں کیوں نہو
آج کس کوچہ میں مشق شوخئ رفتار ہے
تھی جو دلی پایۂ تخت سلاطین زمن
ملگیا اُس کو وہی گنجینۂ فخر کہن
ابر لورپ سے ہوئی سرسبزئ فصل چمن
بسکہ گلگشت چمن سے خوش ہوئے اہل وطن
بس ہوائے باغ درمان دل افگار ہے
رحم شاہی آج ہم پر سایہ افگن ہوگیا
ابر رحمت دشمن صد برق خرمن ہوگیا
رشتۂ الفت علاج زخم سوزن ہوگیا
ذوق اُلفت بخیہ صد جیب و دامن ہوگیا
لطف شاہی مرہم صد زخم دامن دار ہے
ہے دعا اپنی بدرگاہ خدائے کارساز
ہو نصیب شاہ جارج نعمت عمر دراز
بحر عالم پر چلے جس کی حکومت کا جہاز
کیوں نہو وہ ناخدا ہے مایۂ صد فخر و ناز
خشکئ ہندوستاں پر فیض دربار ہے
سوز کرتا ہے دعا پیش خدائے عزوجل
ہو جہاں میں شاہ جارج کا وہ عہد بے بدل
جس سے قائم ہند میں ہو دائمی امن و عدل
ہو جو فخر فتح عالم بھی تو بے جنگ و جدل
شان و شوکت جسقدر ہے فخر ننگ و عار ہے

KHILAFAT LIBRARY

نور کے ساتھ عملی محبت

اس ماہ حسب ذیل احباب و اکرام نے نور کی توسیع اشاعت میں مربیانہ کوشش رسی فرمائی
میاں عبدالعزیز خانصاحب طالبعلم ۳ - خریدار ۳
۴ مولوی غلام بخش صاحب کوتوال ۲ - بابو اعظم خانصاحب سب اوورسیر ۱ - ڈاکٹر ایس - ایس - ایم ۱ - منشی خان محمد صاحب ۲ - مولوی عزیز بخش صاحب ۱ - جزاکم اللہ احسن الجزا گویا اس

[illegible]

نور کی کرنیں

کلام امیر

سناتن دھرم

میرے مکرم بھائی شیخ عبدالقدوس صاحب سابق لالہ چوہڑمل سکرٹری آریہ سماج محلانوالہ نے مشرف باسلام ہوئے پر ایک مختصر مگر پُر از معلومات تقریر کی اور دوران تقریر میں اُن مختلف مذاہب مثلاً سناتن - آریہ عیسائی اور سکھ ازم کا بھی ذکر کیا - جو اُنھیں سچائی تک پہنچنے کے لئے ان مذاہب کی کتب مقدسہ سے واسطہ پڑا - تقریر کے ختم ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ سناتن دھرم دراصل کوئی دھرم نہیں ہے - مثلاً اگر یہ کہا جاوے کہ بودی رکھنے والا سناتنی ہے تو سنیاسی لوگ بالکل بودی نہیں رکھتے حالانکہ وہ ہندو ہی کہلاتے ہیں - اور اگر یہ کہا جاوے کہ جنیئو رکھنے والا ہی سناتنی ہے تو سکھ لوگ جنیئو نہیں پہنتے - حالانکہ ہندو کہلانے والے انھیں بھی ہندو ہی شمار کرتے ہیں اور اگر یہ کہا جاوے کہ ویدوں کے ماننے والے ہندو کہلاتے ہیں تو جینی لوگ ویدوں کو نہیں مانتے - حالانکہ وہ بھی ہندو ہی کہلاتے ہیں - اور اگر کھان پان کی حد بندی کو مدنظر رکھا جاوے تو سرب بھکش - اگھوری - کپال متی وغیرہ بھی ہندو ہی کہلاتے ہیں - جو سب کچھ ہضم کر جاتے ہیں - اور اگر یہ کہا جاوے کہ تناسخ کے ماننے والے ہی ہندو کہلاتے ہیں تو برہمو لوگ تناسخ کو نہیں مانتے - حالانکہ انھیں بھی ہندوؤں میں ہی شمار کیا جاتا ہے - جس سے معلوم ہوا کہ سناتن دھرم ایک نام ہے - عقائد کے لحاظ سے کوئی دھرم نہیں ہے -

عیسائی مذاہب

فرمایا اگر عیسائی مذہب پر غور کیا جاوے تو

ان کی مقدس کتاب میں یہ لکھا ہے کہ شریعت لعنت ہے - پرانی چادر ہے اسے اُتار کر پھینک دینا چاہیئے - انسان کو گنہگار ثابت کرنیکے لئے شریعت آئی تھی - ورنہ انسان شریعت پر پورا نہیں اُتر سکتا - کفارہ سے ہمارے تمام گناہ دور ہوگئے - اور پھر دوسری طرف یہ لکھا ہے کہ گناہ کے سبب سے آدمی محنت سے روزی کمائیگا اور عورت دردزہ سے بچہ جنیگی - اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا عیسائی لوگ محنت سے معاش حاصل نہیں کرتے اور ان کی عورتیں دردزہ سے بچہ نہیں جنتیں - جس سے معلوم ہوا کہ عیسائی صاحبان اپنے قائم کردہ معیار سے بھی اپنے مذہب پر پورے نہیں اُترتے -

آریہ سماج

فرمایا کہ آریہ سماج گو بظاہر وحدہٗ لاشریک یا کیول ایشور پرستی کا دم بھرتی ہے - لیکن جب ان کے مسلمات کو معیار صداقت پر پرکھا جاوے تو وہ اپنے اصول پر ۱/۵ حصہ بھی پورے نہیں اُترتے مثلاً آریہ سماج ازروے ستیارتھ پرکاش وغیرہ اپنے سروشکتیمان ایشور کو اپنی ذات میں انادی - ازلی - ابدی لاشریک ٹھہرانے کے لئے طیار نہیں ہے - آریہ سماج کے مسلمہ عقیدہ کے مطابق چھ الگ الگ بمعنے انادی چیزیں ہیں - (۱) برہم یعنی خدا (۲) مادی یعنی پرمانو (۳) آتما یعنی روح (۴) کال یعنی وقت (۵) کرم یعنی کام (۶) بھید یعنی ارادہ اس لئے آریہ سماج وحدت پرست یا کیول ایشور کو ماننے والا دھرم نہیں کہلا سکتا -

سکھ دھرم

اب اگر ہم سکھ دھرم کی کتب کو ٹٹولیں تو وہ بھی انسانی ضروریات کا متکفل نہیں ہوسکتا - اس میں کوئی کلام نہیں کہ سکھ دھرم میں جو دعا (ارداس) کا طریقہ سکھلایا گیا ہے وہ اسلام سے بہت کچھ ملتا جلتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سکھ دھرم نے جس امرت جل سے اپنے باغیچہ کو سرسبز کیا ہے اس کا چشمہ ہندو دھرم نہیں بلکہ اور ہی معرفت کا چشمہ ہے - اب اس کے علاوہ رہی شریعت مثلاً شادی وغیرہ کے رسومات سو اسکا ذکر سکھوں کی مذہبی کتاب میں نہیں جس کے لئے اس دھرم کو دوسرے مذاہب کے دست نگر ہونا پڑا -

KHILAFAT LIBRARY

ایک بڑے ہندو لیڈر سے پراچین مذہب کے متعلق بات چیت

فرمایا کہ ایک ہندو مل کے بڑے بھاری لیڈر سے مجھے بات چیت کرنیکا اتفاق ہوا اس نے کہا کہ جو دھرم سب سے پرانا یا پراچین دھرم ہوگا درحقیقت وہی دھرم مستند اور ماننے کے قابل ہے اسلام کے ظہور کو تو صرف بارہ سو سال ہوئے ہیں - سب سے پرانا دھرم تو ہندو دھرم ہی ہے - اسپر میں نے اس سے کہا کہ فرمائے سری رام چندر جی مہاراج کس کی پوجا کرتے تھے - اس نے جواب دیا کہ وشنو جی مہاراج کی - میں نے کہا کہ وشنو جی مہاراج کسکی پوجا کرتے تھے اس نے کہا کہ رودر جی مہاراج کی - میں نے کہا کہ رودر جی مہاراج کسکی پوجا کرتے تھے اس نے کہا کہ برہما کی میں نے کہا کہ برہما کس کی پوجا کرتے تھے اس نے کہا کہ کیول ایشور کی - سو میں نے کہا کہ اسلام بھی یہی کہتا ہے کہ تم لا الٰہ الا اللّٰہ کی پوجا کرو - سو ہمارا مذہب ہی پراچین ہے یا آپکا - یہ سنکر وہ ہکا بکا سا رہ گیا -

پیارہ متقی بنو

فرمایا کہ تقویٰ بڑی عمدہ چیز ہے اللہ تعالیٰ متقی آدمی کا حامی و ناصر ہے - بنو اُمیہ کے عہد میں ایک سپہ سالار نے شمالی افریقہ میں سلطنت قائم کرنی چاہی - لوگوں نے منع کیا کہ افریقہ کے جنگل میں بڑے خطرناک درندے ہیں - یہاں کا رہنا خطرے سے خالی نہیں - مگر اس متقی جرنیل نے لوگوں کی ذرا بھی پرواہ نہ کی گھوڑے پر سوار ہوکر تمام گھنے جنگل کے آرپار پھر نکلا اور بڑی شوکت اور پرہیبت آواز سے درندوں کو کہا کہ اے جنگل کے درندو کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آجکل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا راج ہے اس لئے تم اس جنگل سے چلے جاؤ - لکھا ہے کہ بہتوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ چیتے اور شیر جنگل کو چھوڑ چھوڑ کر بھاگ رہے تھے - اللہ اللہ یہ تقویٰ ہی کی طاقت تھی - اے دوستو تم بھی تقویٰ کرو - اللہ تعالیٰ متقی ہی کو دوست رکھتا ہے -

مرنا حق ہے

فرمایا دوستو کوئی حکیم فلاسفر بادشاہ - نبی - ولی - دنیا میں ایسا نہیں گذرا جس نے موت کا ذائقہ نہ چکھا ہو - لوگوں نے موت سے بچانے کے لئے حضرت مسیح کو چوتھے آسمان پر بٹھلایا تھا مگر آخر ثابت ہوگیا کہ اُنھوں نے بھی موت کا ذائقہ چکھا موت ہر ایک کو لگی ہوئی ہے جب موت آتی ہے تو کوئی دوست دشمن اپنا بیگانہ ساتھ نہیں دیتا - نہ ایک عاشق معشوق کا ساتھ دے سکتا ہے اور نہ خاوند بیوی کا ساتھ اور نہ کوئی بھائی بھائی کے ساتھ قبر میں جائیگا ہر ایک کو اپنے اپنے اعمال کا مزا چکھنا پڑیگا - دوستو مرنا حق ہے اسکو ہر وقت اور ہر آن یاد رکھو

اپنے نفس کا محاسبہ کرو

فرمایا کہ صوفیاء کرام رات کو سوتے وقت پہلے اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہیں کہ تمام دن میں عبادت الٰہی کے لئے

KHILAFAT LIBRARY

کتنا وقت خرچ ہوا اور دیگر کاروبار کے لئے کتنا وقت کون کونسا نیک کام کیا۔ اسطرح ہر نفس کا رات کو سوتے وقت محاسبہ کرنا چاہیئے۔ کہ آج دن بھر میں نے کون کون سا نیک کام کیا۔ اور کون کون سا بُرا کام کیا۔ اور نیکی کی طرف زیادہ قدم مارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ بغیر نیکی کے نجات کہاں +

اہل بہشت کو بشارت

فرمایا کہ قرآن شریف سورہ یٰسٓ رکوع ۴ میں اللہ تعالیٰ اہل بہشت کو مخاطب کرکے فرماتا ہے سلٰم قولاً من رب رحیم۔ سبحان اللہ کیسی عزّت افزائی ہے۔ اگر آج افسر مال۔ ڈپٹی کمشنر کسی کو سلام کہلا بھیجے تو وہ پھولا نہیں سماتا اور اس کی ایڑی زمین پر نہیں لگتی۔ بھلا جب احکم الحاکمین جس کے قبضہ قدرت میں زمین۔ آسمان پہاڑ بحر و بر۔ چرند۔ پرند اشجار۔ ابرار ہیں تو بھلا جب وہ کسی کو سلام کہے تو یہ کسقدر عزت افزائی ہے۔ کسقدر فضل اللہ ہے۔ کیا اس سے بڑھ کر بھی اور قدر و منزلت اور عزّت ہوسکتی ہے۔ دوستو نیکی کی طرف قدم مارو تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر سلام ہو۔

اہل نار کو حکم

اور فرمایا کہ اس بشارت سے آگے مجرموں کو یہ حکم دیا گیا ہے وامتازوا الیوم ایھا المجرمون۔ اے ملعونوں گنہگارو ! جدا ہو جاؤ آج کے دن کا اے دوستو ڈرو اللہ سے اور پناہ مانگو ایسے حکم سے اور تقویٰ اختیار کرو۔ کیونکہ متقی آدمی ہی اللہ تعالیٰ کی حضور عزت پائیگا۔

شیطان اور ابلیس میں فرق

فرمایا جو اپنی ذات میں بدی کرتا ہے مثلاً تکبر بخل بدظنی وغیرہ وہ تو ابلیس ہے اور جس کے بدی متعدی مثلاً ظلم اذیت وغیرہ وغیرہ ایسے فعل کا مرتکب شیطان ہوتا ہے۔ سو پیارو تم اپنے نفسوں کو ٹٹولو اور محاسبہ کرو کہ ان میں سے کسی فعل کا مرتکب تمہارا دل تو نہیں ہے۔ اگر ہے تو بچو تاکہ نار سے نکلکر بہشت میں آجاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے تم پر کھل جائیں۔

قرآن شریف کی قدر کرو

فرمایا کہ مسلمانوں کے ہاں ایک بینظیر کتاب ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جس کا لانے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا اطہر اور اقدس انسان ہے۔ مگر اکثر حصّہ مسلمانوں کا تو اسکو پڑھتا ہی نہیں۔ اور بعض جو پڑھتے ہیں تو وہ بھی منتر جنتر کی طرح۔ یعنی قرآن شریف کے مطلب کو بالکل نہیں سمجھ سکتے۔ اور ان کا پڑھنا بعینہٖ طوطے کی طرح ہے۔ جو صرف نقل کرنی جانتا ہے اور مطلب کو نہیں سمجھ سکتا۔ اور جو مطلب کو سمجھتے ہیں وہ عمل نہیں کرتے۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ ہماری حالت پر رحم کرے۔ اور ہمیں اس بینظیر کتاب کے ساتھ محبت ہو ٭

بیوہ اور اس کا یتیم بچّہ اور ایک مُلّا

فرمایا کہ اس وقت مجھے ایک مولوی کا چشم دید واقعہ یاد آگیا۔ ایک دفعہ ایک غریب عورت کا خاوند مرگیا۔ اب یہ بیوہ عورت اور اس کا یتیم بچّہ رہگیا۔ ایک مولوی اس کے خاوند کی نعش کو نہلانے کے لئے گیا نہلاتے وقت اس مولوی نے مصنوعی طرز اور جھوٹ موٹ اس مردہ لاش کو اُٹھانے کے لئے تمام زور لگایا جس سے اس مولوی کا مُنھ سُرخ ہوگیا۔ مگر نعش نہ ہلی تب اس مولوی نے اُس بیوہ کو کہا او بدبخت عورت تمہارے خاوند کا جسم گناہوں کے بوجھ سے نہیں ہل سکتا تو کچھ خیرات کرے تو اس کا جسم ہلکا ہو جائے۔ بیچاری بیوہ نے جو اس مولوی کی مکّارانہ چال سے ناآشنا تھی آبدیدہ ہوکر اپنے کان کی بالی اُتار کر مولوی کو دیدی پھر کیا تھا مولوی نے فوراً لاش کو دوسری طرف دھکیل دیا اور کہا کہ دیکھو اب اس کا جسم کتنا ہلکا ہوگیا۔ آہ افسوس جب مولویوں کا یہ حال ہو تو بھلا اس قوم پر ادبار نہ آئے تو اور کیا آئے۔ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہم پر سے اس ادبار کو دور کرکے ہمکو اپنے فضل و کرم میں لیلے۔

جمعرات اور وہی مولوی

فرمایا کہ جمعرات کو وہ مولوی اُس بیوہ کے گھر سے جو بہت ہی غریب تھی ایک روٹیونکی تھئی اُٹھا کر لارہا تھا اور میں جنوب سے شمال کو جارہا تھا جب ہمارا قریب آکر آمنا سامنا ہوا تو وہ میرا منھ چڑا کر اور تباوا بتاکر کہنے لگا کہ اگر میں تمہاری باتوں پر جاؤں تو بھلا ان روٹیونکا ڈھیر اور سالن کا دیگچہ کہاں مل سکتا تھا۔ میں نے اُسکو کہا کہ آپ کی بہادری کے کیا کہنے ہیں کہ ایک غریب بیوہ کی قرقی کرنے سے بھی نہ ٹلے اللہ تعالیٰ تمہاری حالت پر رحم کرے۔

قرآن شریف میں تکرار کیوں ہے

فرمایا کہ بعض نادان لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن شریف میں بار بار بسم اللہ کیوں ہے۔ الحمد شریف بار بار نماز میں کیوں پڑھا جاتا ہے مگر افسوس یہ لوگ فطرت انسانیہ سے بالکل ناواقف ہیں۔ کوئی ان سے پوچھے کہ ایک دفعہ تم نے دیکھ لیا اب بار بار کیوں دیکھتے ہو ایک دفعہ سُن لیا بار بار کیوں سنتے ہو۔ ایک دفعہ روٹی کھالی بار بار کیوں کھاتے ہو ایک دفعہ کھیتی باڑی

کر لی بار بار کیوں کرتے ہو۔

-ایک دفعہ نہالیا بار بار اشنان کیوں کرتے ہو ایک دفعہ پھل وغیرہ کا لذیذ ذائقہ چکھ لیا۔ پھر بار بار کیوں چکھتے ہو۔ ایک دفعہ سندھیا اُپاسن کر لی بار بار کیوں کرتے ہو۔ بہر حال یہ باتیں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں۔ صوفیائے کرام اور فلاسفروں میں یہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ کہ انسان کے اندر ہر آن تغیر ہے ممکن ہے پہلی دفعہ اثر نہ ہو۔ دوسری دفعہ ہو جائے ہر ایک انسان نے کبھی نہ کبھی اس بات کا تجربہ کیا ہوگا کہ ایک دفعہ ایک بات کا اثر نہیں ہوتا دوسری دفعہ وہی بات اس قدر اثر پذیر ثابت ہوتی ہے کہ اس کا رُوم رُوم میں سرایت کر جاتی ہے ایک وقت میں ایک چیز پسند نہیں ہوتی دوسری دفعہ وہی چیز مطلوب خاطر بن جاتی ہے۔ اسی لئے قرآن شریف میں تکرار ہے۔ اگر ایک دفعہ نہیں تو دوسرے وقت میں ہی انسان کو اثر ہو جائے۔

KHILAFAT LIBRARY

چوہڑمل سے عبدالقدوس ہوگیا

یہ خبر اہل ملت کے لئے موجب مسرت ہوگی کہ لالہ چوہڑمل جی سابق سکرٹری آریہ سماج نحلالوالہ ضلع امرتسر تقریبًا ۱۵ سال کی تحقیقات کے بعد مشرف باسلام ہوئے۔ ہم جہاں ناظرین نور تک یہ مژدہ پہنچاتے ہیں وہاں اپنے بھائی شیخ عبدالقدوس کو بھی روح۔ مادہ۔ پرمانو۔ کال وغیرہ کے گورکھ دھندے سے نکلکر ایک وحدہ لاشریک کے بھگت ہونے پر مبارکباد دیتے ہیں۔ ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائی کو استقلال عطا فرماوے۔ آمین

ہرگوبند سے اللہ دین بنگیا

جناب مولوی محی الدین انچارج سکرٹری انجمن اسلامیہ بھرتپور رسی تحریر فرماتے ہیں کہ یہ خبر اسلامی دنیا میں باعث شادمانی ہوگی کہ ایک شخص ہرگوبند ہو ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کی پرستش سے بیزار ہوکر بتاریخ ۶- ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۱۱ء کو برضا و رغبت خود مولوی عبدالرحمٰن بیگ مہتمم مسجد بلند دروازہ مشرف باسلام ہُوا۔ اسلامی نام الہ دین رکھا گیا۔ قابل ذکر یہ امر ہے کہ برادران اسلام نے کوئی ایسا فنڈ قائم نہ فرمایا کہ جس سے بعالم اسباب اس بارہ میں ضروریات ظاہری کے پورا ہونے میں مدد مل سکے۔

جس فنڈ کی طرف مولوی صاحب نے اشارہ فرمایا ہے ایڈیٹر "نور" اس کی ضرورت اور قیام کے لئے تقریبًا ایک سال سے چیخ پکار مچا رہا ہے مگر ایک سال کی سرتوڑ کوشش سے ابھی تک اس فنڈ میں صرف ۱۲۵ روپیہ ہی جمع ہوئے ہیں۔ برادران ملت کو نہایت تندہی کے ساتھ اس فنڈ کو تکمیل تک پہنچانا چاہیئے۔ کیا اس ضروری فنڈ کے لئے چار سو یا پانچسو روپیہ کا جمع ہونا بھی کچھ مشکل ہے۔ صرف سستی ہے اور کچھ نہیں۔ اکثر ایسے دوست ہیں جو پان اور تمباکو پر ہی دو دو اور چار چار روپیہ ماہوار پھونکدیتے ہیں۔ اگر وہ اس نیک کام میں ایک روپیہ چندہ دیدیں تو یہ رقم ایک ہفتہ کے اندر اندر ہی پوری ہوسکتی ہے۔

نومسلم حفاظت فنڈ

میزان سابقہ	۱۲۴ عہ ۱۳/
جناب شیخ اللہ دتا صاحب جوڈیشل محرر	۸/
احباب ملتان	للعہ ۸/
میزان کل	۱۳۵ عہ ۱۳/

جزاکم اللہ احسن الجزاء امید ہے کہ دیگر خیر طلب اہل ملت بھی اس سراسر کار خیر میں حصہ لیکر عند اللہ ماجور ہونگے۔ ہم زیادہ کیا کہیں آپ خود ہی دیکھ لیں کہ اس فنڈ کے قیام کی کسقدر اشد ضرورت ہے۔ مگر اس کی تکمیل رفتار بہت ہی دھیمی ہے۔

مسافر آگرہ کا دعویٰ بے دلیل

ہم نے نور کے کسی پچھلے پرچہ میں شدھی مسئلہ پر پنڈت شنی ڈوالے ہو لکھا تھا کہ شدھی از روی وید جائز نہیں اور کوئی ایسا منتر وید میں موجود نہیں ہے جو اسبات کا شاہد یا دلیل ہو کہ وید منتر کے ذریعہ ایک بھنگی بھی آریہ بن جاتا ہے۔ اور آریہ جاتی اس کے لئے وہی سلوک روا رکھنے کے لئے تیار ہو جو وہ ایک جدی آریہ کے لئے روا رکھتی ہے" تسپر ہمارے کرمفرما لالہ مسافر بجائے اس کے کہ کسی وید منتر یا عملی نمونہ سے یہ بتلانے یا ثابت کرنے کے لئے تیار ہوتے اُلٹی ہم پر گالیوں کی بوچھاڑ ڈال رہے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"وہ دن دُور گئے جبکہ خلیل خاں کوٹھے پر کھڑے فاختہ اُڑایا کرتے تھے" جبکہ گور منتر سے کروڑہا چمار بھنگی وغیرہ آپ کی طرح سکھ سردار کہلانے لگے۔ اور صرف گور منتر (کلمہ) سے ہی آپ جیسے سکھ شیخ محمد یوسف بنگئے اور اسی گور منتر کی بدولت کل آپ جیسے مسٹر ولیم ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ ظاہر ہے کہ لاکھوں چمار بھنگی عیسوی گور منتر سے چمار بھنگی نہیں رہے"

اگر مغلظ گالیوں کا نام ہی دلیل ہے تو یہ امر الگ ہے۔ ورنہ لالہ مسافر کوئی دلیل نہیں دے سکے اور نہ ہی دلیسکینگے۔ دور کیوں جائے مسٹر دھرمپال کو آریہ سماج نے آریہ بنایا۔ اور بڑے ڈھول ڈھکے سے بنایا مگر کسی بھی خواہ آریہ سماج نے اس کی شادی کا بند و بست نہ کیا۔ اسیطرح ستیہ دیو کو بھی برائے نام آریہ بناکر زمانہ کے تلاطم میں پھینکدیا اور

آخر زمانہ کی زبردست لہروں کے تھپیڑوں نے اُسے اسلام کے کنارے پر لا پھینکا یہ امثلہ پکار پکار کر اس بات کا اعلان کر رہی ہیں کہ آریہ سماج میں قوت جاذبہ نہیں اور ہرگز نہیں۔ شدھی صرف مسلمانوں کی ریس ہے۔ مگر جسطرح اسلام میں قوت جاذبہ ہے اور جسطرح اسلام بفضل خدا غیر مذہب کو مشرف باسلام کرنے کے بعد اُسے قومی حقوق یا مساوات دینے کے لئے طیار ہے۔ آریہ سماج ہرگز نہیں۔ ہم بیسیوں نہیں سینکڑوں ایسی مثالیں دکھلانے کے لئے طیار ہیں کہ غیر مسلموں کے مسلمان ہونے پر مسلمانوں نے ان کے ساتھ وہی سلوک روا رکھا جو وہ اپنے عزیز اور خویش و اقارب کے ساتھ رکھنے کے لئے طیار تھے گویا مسلمان نومسلم کو حقیقی معنوں اور عملی نمونہ سے اپنے گوشت کا پوست سمجھتے ہیں مگر آریہ سماج ہرگز ہرگز کوئی ایسی مثال دینے کے لئے طیار نہیں کہ اس نے اناریہ کو آریہ بنا کر قومی حقوق عطا فرمائے ہوں۔ آریہ سماج کی شدھی کی صرف یہی غرض ہے کہ وہ غیر مذہب والوں کو ان کے لواحقین سے الگ کر دے۔ اور بس۔ مگر اسلام ہرگز ہرگز اس روکھے پن کا روادار نہیں۔ وہ جہاں کسی غیر مسلم کو مسلمان بناتا ہے وہاں اس کے ساتھ قومی حقوق اور مساوات کے لئے بھی اپنے دروازے کھول دیتا ہے۔ دریں صورت **آریہ اور اسلام** کے برتاؤ کو مدنظر رکھ کر ایک محقق نہایت فراخدلی سے یہ کہنے کے لئے طیار ہو سکتا ہے ؏

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

آریہ دھرم کے پول کی نسبت معزز ہمعصر بدر کی رائے

آریہ دھرم کا پول اعنی شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کا لیکچر بٹالہ آریوں کی مستند کتابوں کے حوالے سے نہایت مختصر الفاظ میں ان کے مت کی صحیح تصویر ہے کاش کہ ہر ایک آریہ کے پاس اس

چھوٹے سے رسالہ کا ایک ایک نسخہ پہنچ جائے مسلمانوں کو چاہیئے کہ کثرت کے ساتھ اس کی اشاعت کریں۔ جس مسلمان کو خیال ہو کہ کہیں بھی اُسے کسی آریہ سے گفتگو کرنیکا اتفاق ہونیوالا ہے وہ اس کتاب کا ایک نسخہ اپنے پاس ضرور رکھے۔ یہ آریہ مذہب کا ایک چھوٹا سا آئینہ ہے جس پر نظر پڑنے سے آریوں کا وہ حال ہونیوالا ہے جو آئینہ دیکھ کر کسی جنگلی حبشی کا ہوا تھا۔ قیمت صرف ایک آنہ فی رسالہ ہے۔ یہ ایک چھپا ہوا رسالہ ہے اور ضرور ہے کہ مُصنف کو اُس پر محنت دماغ اور خرچ مال کا عوضانہ کچھ ملے اور وہ صرف فروخت رسالہ کے ذریعہ ہی سے ہو سکتا ہے۔ اگر یہ خیال نہ ہوتا تو میں اسے اول سے آخر تک درج اخبار کر دیتا۔ اب ناظرین خرید کر پڑھیں ✤ ملنے کا پتہ دفتر اخبار نور۔ قادیان ضلع گورداسپور

درخواست جنازہ

سید ارادت حسین صاحب موضع اودین ضلع منگھیر سے اپنی اہلیہ مرحومہ کے لئے احباب سے درخواست دعائے جنازہ کرتے ہیں ✤ ناظرین جنازہ غائب پڑھ دیں

KHILAFAT LIBRARY

شہنشاہ معظم کے ذریعہ ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ظہور

معزز ہمعصر وقت لکھتا ہے کہ تقسیم بنگال کے انفساخ کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کی پیشگوئی پوری ہوئی ہے۔ جو اُنھوں نے خدا کی طرف سے بذریعہ الہام حاصل فرما کر ظاہر کی تھی کہ بنگالیوں کی دلجوئی کیجائیگی ہم معزز ہمعصر وقت کو مبارکباد دیتے ہیں کہ انھوں نے دولت کے پوجا کرنیوالے اخبار نویسوں کی طرح حق کو چھپانیکی کوشش نہیں کی جزاک اللہ احسن الجزاء

گرنتھ صاحب کی شرح

نمبر ۷

سلسلہ کیلئے ملاحظہ ہو نور نمبر ۸ جلد ۲

ਗਾਵੈ ਕੋ ਤਾਣੁ ਹੋਵੈ ਕਿਸੈ ਤਾਣੁ

گاوے کو تاں ہووے کسے تاں

مطلب اُس کی طاقت کو کون بیان کر سکتا ہے کس میں طاقت ہے۔

شرح بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کس انسان میں ایسی طاقت ہے کہ پرمیشور کی طاقت اور اس کی قدرتوں کی حدبندی کر سکے۔ حدبندی تو ایک طرف رہی ذرا گن کر ہی دکھلا سکے۔ یعنی ایسا کوئی انسان نہیں ہے کہ جو اسکی طاقت اور حکم کا بیان کر سکے اور قدرت کے اسرار کا پردہ کھولے۔

نکتہ آریہ دھرم میں ہے کہ ارواح محدود۔ زمانہ محدود۔ پرمانو محدود۔ اگر اللہ تعالیٰ ازلی اور ابدی ہے تو ارواح و مادہ بھی ازلی و ابدی ہے۔ جسطرح خداوند تعالیٰ خود بخود ہے اسیطرح ارواح و مادہ بھی خود بخود ہی نہ خداوند تعالیٰ نے ارواح کو پیدا کیا اور نا ہی اُسے پیدا کرنے کی شکتی یا طاقت ہے۔ کیونکہ ارواح محدود ہیں۔ اس لئے تناسخ کے ذریعہ سرب شکتیمان ایشور کو یہ دور تسلسل قائم کرنا پڑا اور دائمی مکتی اور ابدی نجات قطعی ناممکن ہو گئی۔ کیونکہ اگر دائمی نجات ہوتی تو گویا جونسی روح نجات یافتہ ہوتی ہے۔ وہ تو قطعی طور پر ایشور کے ہاتھ سے چلی جاتی ✤ اور اس کا ایک روز یہ نتیجہ ہوتا کہ ایشور کو باوجود سرب شکتیمان ہونے کے اس دور تسلسل سے کرتا پرکھ کو اپنی خالقیت کے کام سے ہاتھ دھو کر الگ تھلگ بیٹھ جانا پڑتا۔ آریہ دھرم کے اس مسلمہ اصول سے یہ نتیجہ نکلا کہ ویدک ایشور ایک ایسا ایشور ہے جسکی تمام اُمیدیں ارواح اور مادہ کے ساتھ وابستہ ہیں اور اسی کی قدرت کو نہایت آسانی کے ساتھ انسان معلوم کر سکتا ہے وہ یہ کہ ارواح محدود مادہ محدود جسطرح خدا خود بخود اسی طرح وہ

بھی خود بخود۔ ارواح اور مادہ ہو تو ایشور جی مہاراج کام کرسکتے ہیں۔ ورنہ نہیں۔ کیونکہ نئی روح آریہ دھرم کے اصول کے مطابق ایشور جی مہاراج پیدا نہیں کرسکتے مگر برخلاف اس کے باوانانک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

گاوے کوتاں ہووے کسے تاں

ਗਾਵੈ ਕੋ ਤਾਣੁ ਹੋਵੈ ਕਿਸੈ ਤਾਣੁ

یعنی اس کی طاقت کو کون بیان کرسکتا ہے ایسی کس میں طاقت ہے اور یہ اصول صریحًا اسلامی اصول ہے۔ جیساکہ قرآن شریف میں آیا ہے۔

وما یعلم جنود ربک الا ھو سورہ مدثر ۲۹

تیرے رب کی فوجوں اور طاقتوں کو اُس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا ٭

آگے چلکر باوانانک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

ਗਾਵੈ ਕੋ ਦਾਤਿ ਜਾਣੈ ਨੀਸਾਣੁ

KHILAFAT LIBRARY

گاوے کو وات جانے نیشان

مطلب کون اس کے جود و احسان کا بیان کرسکتا ہے اور کون اس کے نشانوں کو جان سکتا ہے۔

شرح جس قدر جود و کرم وہ رحمٰن و رحیم خدا اپنے بندوں پر کرتا ہے اس کا بیان ہونا کسی انسان سے ممکن نہیں۔ نشان جو فارسی کا لفظ ہے پنجابی لہجہ کے موافق نیشان لکھا گیا ہے۔ لفظی معنی علم فوج اور فرمان کے ہیں اور اصطلاح میں اس چیز کو کہتے ہیں جس سے کسی چیز کی پہچان ہو سکے مثلاً دھواں نشان ہے آگ کا۔ باوانانک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جسطرح مختلف نشانات سے مختلف اشیاء کی ماہیت پہچانی جاتی ہے اسیطرح کوئی نشان ایسا نہیں کہ جس کے ذریعہ سے انسان پرمیشور کی قدرت اور اُس کی ماہیت اور کُنہ کو معلوم کرسکے۔ کیونکہ اس کے نشانات ان گنت اور بیشمار ہیں۔

نکتہ اس پر زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے یہ تعلیم صریحًا ویدک دھرم کے خلاف ہے کیونکہ ویدک ایشور کی قدرتوں کو انسان ہاتھوں کی اُنگلیوں پر گن سکتا ہے۔ یہ تصریح طور پر اسلام کی تعلیم ہے جیسا فرمایا کہ لنعمۃ اللہ لا تحصوھا پ ۱۳ (سورۃ ابراہیم) اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور انعام اس قدر ہیں کہ کہ اُنکو کوئی شمار نہیں کرسکتا۔ نشان قرآنی اصطلاح ہے ٭ ان فی خلق السمٰوٰت والارض واختلاف اللیل والنھار لآیات لاولی الالباب پ ۴ سورہ آل عمران آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور دن رات کے اختلاف میں عقلمندوں کے لئے کئی نشان ہیں۔

حضرت باباصاحب کا نشان کے لفظ کو استعمال کرنا صاف طور پر ثابت کر رہا ہے کہ آپ نے قرآن کے سرچشمہ سے ہی یہ معرفت کا شربت پیا کیونکہ اصطلاح قرآنی ہی ہے۔ بھارت (ہندوستان) کی کسی پہلی کتاب میں تم یہ اصطلاح نہ پاؤگے اگرچہ یہ لفظ بائیبل میں بھی موجود ہے مگر اسوقت ہند میں بائیبل موجود نہ تھی اور نہ یہ ثابت ہو سکتا ہے کہ گُرو صاحب نے کبھی بائیبل کا مطالعہ کیا۔ ہاں قرآن شریف میں یہ لفظ کثرت سے استعمال کیا گیا ہے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ زمین و آسمان کی ہر ایک چیز میں عقلمندوں کے لئے نشانات ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ زمین کی ساری چیزوں کا کوئی احاطہ نہیں کرسکتا اس لئے خدا تعالیٰ کے نشانوں کا بھی کوئی احاطہ نہیں کرسکتا۔ اس طرح کے نشانوں کا بائیبل میں ذکر نہ پاؤگے یہ استعمال صرف قرآن شریف ہی سے خاص ہے اور باباصاحب کا اس قرآنی اصطلاح کو استعمال کرنا صاف بتلا رہا ہے کہ آپ نے معرفت کے کس سرچشمہ سے اپنا علم حاصل کیا غرض اس لفظ کا باباصاحب کی زبان سے نکلنا آپ کے مذہب کو قطعی طور پر ثابت کر رہا ہے لفظ نشان قرآنی سرچشمے سے آپ کے سیراب ہونے کا ایک بین نشان ہے۔ سوچنے والوں کے لئے یہ بڑے غور کا مقام ہے اور باباصاحب کے مذہب کی یہ ایک لطیف دلیل ہے۔ کاش کہ کوئی صاحب اس پر غور کریں۔ عاقل کے لئے اشارہ کافی ہے۔

آگے چلکر باوانانک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

ਗਾਵੈ ਕੋ ਗੁਣ ਵਡਿਆਈਆ ਚਾਰ

گاوے کو گن وڈیائی آچار۔

مطلب کون اس کی صفات اور عظمت اور کُنہ ذات کا بیان کرسکتا ہے۔

شرح جسطرح ایشور کی ذات لاانتہا ہے اسی طرح اس کی صفات بھی لاانتہا ہیں۔ لاانتہا چیز کا بیان انسان سے ہونا محال ہے۔ کیونکہ لاانتہا محدود کے احیطہ میں نہیں آسکتا۔ مطلب یہ کہ ایشور محاط ہے محیط نہیں۔

اب کہاں ویدک تعلیم کا یہ دعوی کہ ایشور مع اپنی قدرت و صفات کے محیط ہے اور کہاں باوانانک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ پاکیزہ اور صداقت سے لبریز خیال کہ خداوند تعالیٰ محاط جس نے تمام اشیاء پر احاطہ کیا ہے۔ اور یہ تعلیم صریح طور پر اسلام کی تعلیم ہے۔ جیساکہ لکھا ہے۔ تسبح لہ السمٰوٰت السبع والارض ومن فیھن وان من شیء الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقھون تسبیحھم پ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل)

ساتوں آسمان اور زمیں اور جو کچھ ان میں ہے سب خدا کی حمد کے گیت گا رہے ہیں۔ اور ہر ایک چیز اس کی حمد کا گیت گا رہی ہے لیکن یہ تحمید و تسبیح انسان کے فہم سے بالا تر ہیں۔

آگے چلکر باوانانک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

گاوے کو ودیا وکھم وچار

ਗਾਵੈ ਕੋ ਵਿਦਿਆ ਵਿਖਮੁ ਵੀਚਾਰੁ

مطلب۔ اس کے علم کو کون بیان کرسکتا ہے یہ بیان

یہ بیان نہایت مشکل ہے۔

شرح پرمیشور کے علم کا کہ جو دانائے کل ہے بیان ہونا انسان ناقص العقل سے سراسر دشوار ہے اپنے علم وارادہ کو وہ آپ ہی خوب جانتا ہے۔ اور دوسرا کوئی نہیں۔

ولا یحیطون بشیء من علمہ پ۳ سورہ بقر

انسان خدا تعالیٰ کے علم میں کسی چیز کا احاطہ نہیں کرسکتے اب فرمائیے کہاں تو ویدک دھرم والوں کا علم جوتش جس میں وہ غائب دانی کی بڑیں مارا کرتے ہیں مستقبل کو آشکارا کرنے کا دعویٰ کیا کرتے ہیں اور کہاں باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا سراسر سچائی اور ادب میں ڈوبا ہوا کلام کہ اس کے **علم کا کون بیان کرسکتا ہے یہ بیان نہایت مشکل ہے**"

باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کلام اسلام کی تعلیم کا گواہ ہے آگے چلکر باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

ਗਾਵੈ ਕੋ ਸਾਜਿ ਕਰੇ ਤਨੁ ਖੇਹ

گاوے کو ساج کرے تن کھیہ

ترجمہ۔ اس کا کون بھید پا سکتا ہے وہ جسم کو بناکر پھر خاک میں ملا دیتا ہے۔

شرح یعنی ایسے خدا کا کون بھید پا سکتا ہے کہ جو اجسام کو بناتا ہے اور پھر انکو معدوم کر دیتا ہے اب خیال فرمائیے کہاں تو ویدک دھرم والوں کا وہ دعویٰ کہ جو جیو پیدا ہوتا اور مرتا ہے یہ سب اس کے کرموں کے سبب سے ایسا ہوتا ہے اور کہاں باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا کہ اس کے بھیدوں کو کوئی نہیں پا سکتا وہ پیدا کرتا ہے اور پھر فنا کر دیتا ہے۔ باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ خیال سراسر اسلامی تعلیم کا مظہر ہے۔ جیسا کہ:-

تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک انک انت علام الغیوب

جو کچھ ہمارے نفس میں ہے اس کو خدا تعالیٰ جانتا ہے۔ مگر اس کی ذات کے بھید کو کوئی نہیں جانتا وہ پوشیدہ باتوں کو جاننے والا ہے۔

واضرب لھم مثل الحیوۃ الدنیا کماء انزلنٰہ من السماء فاختلط بہ نبات الارض فاصبح ھشیما تذروہ الریاح وکان اللہ علی کل شیء مقتدرا پ۱۵ سورہ کہف

انسان کی زندگی کی مثال ایسی ہے جیسا آسمان سے پانی اُترتا ہے۔ اور اُس کی وجہ سے سبزی زمین میں پیدا ہو جاتی ہے۔ پس خدا تعالیٰ اُس کو کوڑا کرکٹ کرکے خاک میں ملا دیتا ہے۔ اور اُس کو ہوا اُڑا لیجاتی ہے ایسا ہی انسان کی زندگی کا حال ہے۔ خدا تعالیٰ ہر ایک چیز پر قادر ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

خط وکتابت کے لئے چٹ نمبر ضرور دیں

اصلی اور بے ضرر برقی علاج امرتسر کٹڑہ جیمل سنگھ میں ہوتا ہے

اپنی حالت پر غور کرو

شرم مت کرو

بجلی کی طاقت سے کمزور نامرد اور سست کا بیضرر علاج

جو لوگ اپنی قوت اپنے ہاتھوں یا جوانی کی غلط کاریوں سے ضائع کرکے کمزور اور نامرد ہو گئے ہیں اور اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہیں اُن کے لئے ہمارا بجلی کا بے ضرر علاج بہت مفید ہے۔ جو لوگ امرتسر کے نزدیک ہیں وہ فوراً آکر علاج کرا دیں اور امرتسر سے دور رہنے والے اصحاب بجلی کی طاقت کا **میجک بکس** جس میں کسی خاص طریقہ سے بجلی کی طاقت بھری گئی ہے۔ منگوا کر فوراً علاج کریں۔ ایک میجک بکس سے چار مریض تندرست ہو سکتے ہیں اس سے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی آبلہ یا چھالا پڑتا ہے۔ باہر کے ہر ایک مریض کو ایکدن بغرض علاج ٹھہرنا ہوگا۔ پچاس سال سے زیادہ عمر والے آنے کی تکلیف گوارا نہ کریں۔ اور نہ ہی مادرزاد نامرد۔ امرتسر میں آکر علاج کرانے کی فیس **چار روپیہ** معہ محصولڈاک ہے۔ میجک بکس کا ٹریڈ مارک [trade mark] یہ ہے۔ جس بکس پر ٹریڈ مارک نہو وہ جعلی سمجھیں۔ امرتسر میں علاج کرنے والے ہمارا اسائن بورڈ پڑھکر علاج کرا دیں۔ ہمارا بجلی کا کارخانہ کٹڑہ جیمل سنگھ میں ہے۔

نوٹ اس علاج سے دائرہ کے کل امراض رفع ہو جاتے ہیں۔

مجھے اپنا ہمدرد و غمخوار سمجھو

تشریف لاکر اپنا اطمینان کرلو

ضعف دماغ | ضعف قلب | ضعف جگر | ضعف گردہ | ضعف مثانہ | ضعف معدہ | معذوری

درد چڑھنا | کمی قوت رجولیت | رقیق منی | جریان | احتلام | سستی | نامردی | کجی

پروپرائٹر اینڈ معالج ایس۔ پی گوتم ای ایم۔ ڈی میڈیکل پریکٹیشنر امرتسر

تمام درخواستیں بنام منیجر پنجاب میڈیکل ہال کٹڑہ جیمل سنگھ آنی چاہئیں

اہل اسلام کے فائدہ کی بات

یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ ہندوستان کے اہل اسلام کے لئے

مسلم یونیورسٹی

KHILAFAT LIBRARY

بہ لحاظ تعلیم چند سالوں میں نہایت ہی مفید ثابت ہوگی

نیشنل انشورنس اینڈ بنکنگ کمپنی لمیٹڈ امرتسر

اس وقت بھی ہزاروں معزز سفید پوش اہل اسلام کو بر موقعہ شادی و موت چند روپیہ کے بدلے سیکڑوں روپیہ کی امداد دیکر مفید ثابت ہورہی ہے

تعداد ممبران پچاس ہزار سرمایہ دس لاکھ روپیہ

شادی فنڈ کے تین درجہ ۳ - ۲ - ۱ روپیہ ماہواری چندہ میعاد ممبری ۱۸۰ دن

موت فنڈ کے بھی تین درجہ ۲ روپیہ ایک روپیہ ۸ / ۱۸ سال سے ۶۵ سال تک کے مرد و عورت بلا امتحان ڈاکٹری شامل ہوسکتے ہیں

علاوہ اس کے

بیمہ جان کیلئے کمپنی ہذا سارے ہندوستان میں نہایت ہی سستی اعلیٰ و معتبر ثابت ہوچکی ہے۔

اس کمپنی کی اس وقت بیس سے زیادہ شاخہائے و سینکڑوں ایجنٹ کامیابی سے کام کر رہے ہیں۔ ہمیں ایجنٹوں کی ہر وقت ضرورت رہتی ہے۔ روپیہ کمانے کی شرائط برائے ایجنٹاں پراسپکٹس و فارم ہائے درخواست مفت

آج ہی درخواست کریں

المشتہر

پرشوتم لال راج پال بی اے چیف منیجر - امرتسر

ثمرۂ وید

اگر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کا اس آریہ ورت (ہندوستان) کا نظارہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ لوگوں کی سوشل اور تمدنی حالت کس درجہ پر تھی۔ اور کہ خداوند تعالیٰ کے وصال کے لئے کونسے ذرائع تھے۔ اعلیٰ مذہبی تعلیم کونسی تھی اور کہ اسلام کے ظہور پر نور ان کی سوشل اور تمدنی حالت پر کیسا نمایاں اثر کیا۔ تو یہ کتاب (جو زیر طبع ہے) کے لئے فوراً درخواستیں بھیجیں ۔ پیشگی درخواست والوں سے صرف ۷ بعد کو ۸

(منیجر اخبار نور - قادیان)

کارخانہ راحت روح عطریات قنوج

یہاں ہر قسم کے عطریات گلاب کیوڑہ ۔موتیا۔ چنبیلی۔ حنا۔ ہر باندی وغیرہ - فیتولہ ۸ سے لیکر (عہ) تک اور تیل بالوں کا چنبیلی - حنا وغیرہ فی سیر ایک روپیہ سے لیکر للعہ تک اور ہر قسم کے عطردان اور ہر قسم کی شیشیاں گلقند قوام - تماکو خوردنی خمیرہ خوشبودار وغیرہ لوازمات ازروے بازار نرخ ترمیم ہوتا رہتا ہے - جو صاحب طلب فرمائیں مع نام پورا پتہ خوشخط بنام کارخانہ ارسال فرمادیں - اجازت دینے یا پیشگی قیمت خصوصاً ریلوے پارسل کے لئے تو کچھ نقد ضرور آنا چاہیے ۔

المشـــــــتہر

کارخانہ راحت روح عطریات قنوج محمد عبداللہ و سعد اللہ احمدی سے مل سکتا ہے۔

سونگلا یہ ایک مذہبی دلچسپ ناول ہے جس میں رد تناسخ۔ تناسخ کی لغویت تناسخ کے خوفناک سے خوفناک نتائج کو اعلیٰ کمال اور دلسوز پیرایہ میں دکھلایا گیا ہے - قیمت صرف ۲

ملنے کا پتہ

منیجر اخبار نور قادیان

KHILAFAT LIBRARY

ڈاکٹر الیس کے برمن کی بنائی ہوئی گولیاں

جلاب کی گولیاں

رات کو گولی کھا کر سو جاؤ دوسرے روز صبح کو دست صاف ہو جائیگا - پیٹ میں گرمی و مروڑ کچھ نہیں ہوگی - سولہ برس سے ڈاکٹر برمن صاحب مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں - یہ گولیاں کل میں بنتی ہیں - مقدار و وزن میں گولیاں برابر ہیں - ہر عیالدار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہیئے - قیمت سولہ گولیوں کی ڈبیہ ۵ ایک سے دو ڈبیہ تک محصولڈاک ۵

درد سر اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لحظہ بھر میں دور ہو جاتا ہے یہ دوا اسکو لحظہ بھر میں پانی کر دیتا ہے - درد ریاح جس سے ٹیس - چمک پڑکر رگوں میں گھرجس اکن کنی سے کیلن چبھتا ہو تو دوا سے فوراً آرام آجاتا ہے اس لئے یہ دوا ہر خاص و عام کو اپنے پاس رکھنی چاہیئے - قیمت بارہ ٹکیوں کی شیشی ۵ محصولڈاک ایک ڈبیہ سے چھ ڈبیہ تک ۶

عرق کافور اصلی

دیکھو گرمی کا موسم آیا - جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے - اس لئے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر الیس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا ۲۷ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ گرمی کے دست پیٹ کا درد اور پسلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے - ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو - قیمت فی شیشی ۱ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵

عرق پودینہ

ولائتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنایا جاتا ہے - رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے - اور خوشبو بھی پتیوں کی سی آتی ہے - یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے - ریاح کیلئے نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا ڈکار آنا - بدہضمی متلی اشتہا کم ہونا وغیرہ ریاح کی علامت دور ہو جاتی ہے قیمت ۸

ڈاکٹر الیس کے برمن تاراچند دت نمبر ۵ و ۶ - سٹریٹ کلکتہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ اور ست سلاجیت

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین مدظلہ کے مجوزہ نسخہ کے موافق طیار کیا گیا ہے - اصلی ممیرا جسکو خود حضرت نے دیکھ کر اصلی ممیرا ہونے کی تصدیق فرمائی ہے اس میں ڈالا جاتا ہے - حضرت نے اس سرمہ کے متعلق خود فرمایا کہ "برلئے امراض چشم بسیار مفید است" اس شہادت کے بعد کسی اور شہادت کی ضرورت نہیں - کیونکہ کئی لاد افراد کا امام جو حیثیت اور تجربہ سے بھی طبی امام کہلانیکا حقدار ہے اس کے مفید ہونیکی شہادت دیتا ہے - یہ سرمہ دھند جالا پھولا اور دیگر امراض چشم کے لئے نہایت مفید ہے - قیمت سرمہ اول قسم ۶ قسم دوم ۴ قسم سوم ۲ اصلی ممیرا فیتولہ دس روپیہ قسم دوم سے ۸

ست سلاجیت

(محیط اعظم سے نقل کیا گیا -) جس کی عبارت یہ ہے :- مقوی جمیع اعضاء نافع صرع - مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام اور استسقا - زردی رنگ و تنگی نفس و شیخوخیت و فساد بلغم و قاتل کرم شکم - مفتت سنگ مثانہ و سلسل بول و سیلان منی و یبوست اور مفاصل وغیرہ وغیرہ امراض کے لئے نہایت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کرو قیمت فیتولہ ۱۲

لنگیاں اور کلاہ

ہر قسم کی لنگیاں مشہدی - پشاوری اور بادامی - سیاہ و سفید - ماشی - ریشمی - سوتی - ٹسری صاف سفید بادامی پشاوری ٹوپیاں اور زری کی پشاوری جوتیاں ہر قسم اور ہر قیمت کی مل سکتی ہیں -

المشـــــــتہر

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر

قادیان - ضلع گورداسپور